

100

مشہور نعتیں

عبدالرؤف روفی،
اولیس رضا قادری،
اقبال میمن
اور دیگر مشہور نعت خواں
حضرات کی پڑھی ہوئی
نعتوں کا انتخاب

مرتب:

محمد عمران انجم





فرحان علی قادری، عبدالرؤف رونی، اویس رضا قادری اور
دیگر نعت خواں حضرات کی پڑھی ہوئی مشہور نعتوں کا مجموعہ

100 مشہور نعتیں

خاتونِ رسول

محمد عمران انجم

روبی پبلی کیشنز

دکان نمبر 13 - الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-7243301

Email: ruby_publishers@yahoo.com

بے شک اللہ ہی بہتر رزق دینے والا ہے (القرآن)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت _____
ناشر _____ محمد عمران انجم
کمپوزنگ _____ دز کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر، لاہور
پرنٹرز _____ چوہدری طاہر حمید
5۔ قطب روڈ، لاہور _____

قیمت: -/250

اشاکٹ

روبی پبلی کیشنز

پہلی منزل، المعراج سنٹر، 22 اردو بازار لاہور، فون: 0322-4340514

100 مشہور نعتیں

پیش لفظ

11

13

14

15

16

17

18

20

21

22

23

25

26

1- نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں

2- سب سے اُولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

3- فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر

4- زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا

5- یا محمد ﷺ محمد ﷺ میں کہتا رہا

6- چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

7- مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

8- نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا

9- ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں

10- جشن آمد رسول ﷺ اللہ ہی اللہ

11- محمد ﷺ کا نہ در ملتا تو دیوانے کہاں جاتے

12- یا رسول اللہ ﷺ ترے در کی فضاؤں کو سلام

- 27 13- ہر اسی میر علیؑ عظیم تر ہے
- 31 14- اے مدینے کے تاجدار
- 32 15- دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
- 34 16- خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
- 35 17- محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
- 36 18- شاہ مدینہ شاہ مدینہ
- 39 19- میں سو جاؤں یا مصطفیٰؐ کہتے کہتے
- 40 20- بیٹھا بیٹھا ہے میرے محمدؐ کا نام
- 42 21- بزم کو نین سجانے کے لئے آپ آئے
- 43 22- منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے
- 44 23- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
- 45 24- نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
- 47 25- مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
- 52 26- حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
- 53 27- بھر دو جھولی میری یا محمدؐ
- 54 28- خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰؐ نہ کرے
- 55 29- مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
- 56 30- لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
- 57 31- آپؐ خیر البشر آپؐ خیر الوری

- 58 32- محمد ﷺ کا گراک سہارا نہ ہوتا
- 59 33- نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
- 60 34- کس بات کی کمی ہے مولائِ تری گلی میں
- 61 35- ہر ادا اور مری جان مدینے والے
- 62 36- وہ شمع اجالا جس نے کیا
- 63 37- سوئے طیبہ جانے والو!
- 64 38- رسولِ مجتبیٰ ﷺ کہئے محمد مصطفیٰ ﷺ کہئے
- 65 39- سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
- 67 40- تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
- 68 41- ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
- 69 42- اہکِ غمِ دن رات پینا
- 71 43- چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
- 73 44- اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ
- 75 45- اللہ نے پہنچایا سرکار کے قدموں میں
- 76 46- غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں
- 77 47- آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیسا ہے!
- 78 48- بیڑا محمد ﷺ والا لیں اے تاریخاں
- 79 49- کتنی مد نورِ حسین ہے بخدا آج کی رات
- 80 50- مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

- 81 -51- شالا وسدار ہوئے تیرا سوہنا حرم
- 83 -52- عاصیوں کو درتمہارا مل گیا
- 84 -53- دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا
- 85 -54- ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہئے
- 86 -55- مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
- 87 -56- میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں
- 89 -57- میں سو جاؤں یا مصطفیٰؐ کہتے کہتے
- 90 -58- میرے سرکار ﷺ ہر ویلے مدینہ یاد آندا ہے
- 92 -59- جب کیا میں نے وسیلہ شاہ کی توقیر کو
- 93 -60- میں دیکھوں مدینہ تو رادن رات
- 95 -61- سدا لٹو ہن سرکار مدینے
- 97 -62- یا نبی ﷺ صبح و شام کیجئے گا
- 98 -63- بڑی امید ہے سرکار ﷺ
- 99 -64- نور والا آیا ہے
- 105 -65- میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
- 148 -66- دل درد سے بھل کی طرح لوٹ رہا ہو
- 109 -67- تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
- 112 -68- میراں ولیوں کے امام
- 114 -69- فراق مدینہ میں دل رو رہا ہے

- 117 -70- اے کوئے محبوب کے مسافر
- 119 -71- عشق میں تیرے کبھی کاش پگھل کر دیکھو
- 120 -72- بیٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے
- 123 -73- کھلا ہے کبھی کے لئے بابِ رحمت
- 125 -74- ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ (ﷺ) بلوائیں گے
- 127 -75- ہو کر مہر کار ﷺ اب تو ہو گئے غم بے شمار
- 130 -76- ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
- 131 -77- بھیک عطا اے نبی محتشم ﷺ ہو
- 133 -78- اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ ﷺ
- 136 -79- نعمتیں بانٹنا جس سمت وہ ذیشان گیا
- 138 -80- اذن مل جائے گردِ مدینے کا
- 140 -81- خیر البشر ﷺ پر لاکھوں سلام
- 143 -82- ہر ادل پاک ہو سر کا ﷺ دنیا کی محبت سے
- 146 -83- دل درد سے بسکل کی طرح لوٹ رہا ہو
- 147 -84- تیرے قرباں جیسی یا مولائی ﷺ
- 151 -85- ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
- 153 -86- جس در سے غلاموں کے حالات بدلتے ہیں
- 154 -87- چل چل چل مدینے جلدی چل
- 157 -88- مجھ کو دکھا دو جلوہ آقا ﷺ مدینے والے
- 158 -89- یا نبی ﷺ بس مدینے کا غم چاہئے
- 161 -90- یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل
- 162 -91- میری الفت مدینے سے یونہی نہیں
- 164 -92- یہ نازیہ انداز ہمارے نہیں ہوتے

- 166 93- اے مدینے کے تاجدار ﷺ سلام
- 168 94- سرکار ﷺ جیہا سوہنا آیا اے نہ آتا اے
- 169 95- سہارا چاہئے سرکار ﷺ
- 171 96- الہی (عزوجل) مدد کر مدد کی گھڑی ہے
- 172 97- آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
- 183 98- چاہت رسول ﷺ کی
- 185 99- دھوم مچا دو آمد کی آگے سرکار ﷺ
- 187 100- دم بدم اللہ (عزوجل) ہو



پیش لفظ

نعت کہنا، نعت پڑھنا اور نعت سننا ایسی سعادتیں ہیں جو زور بازو سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کی باتیں ہیں جو اسی کو کہنا، کرنا، پڑھنا اور سننا نصیب ہوتی ہیں جسے وہ توفیق دے جسے وہ اعزاز بخشے اور جسے وہ ان سعادتوں کے لئے چن لے۔

اہل نظر اور اہل فیض کہتے ہیں کہ ”نعت گو کو فنا نہیں۔“

یہ بات اگر محسوس کی جائے تو اس کی حقیقت سمجھ میں آتی ہے۔ غور کیا جائے تو اس بات کی تہہ میں پوشیدہ گہر معانی ہاتھ آتا ہے۔ سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ نعت گو کو فنا کیوں نہیں ہے؟ اس لئے نہیں ہے کہ وہ جس کا ذکر کر رہا ہے اسے فنا نہیں ہے۔ اگر اللہ کو فنا نہیں ہے تو اس کے حبیب ﷺ اس کے نام اور ذکر حبیب ﷺ کو بھی تو فنا نہیں ہے۔ جب جب اللہ کا نام لیا جائے گا اس کے حبیب ﷺ پر درود بھیجا جائے گا اس کے حبیب ﷺ کی نعت کہی جائے گی۔ اور جب جب درود بھیجنے والا نعت کہنے والا اپنے اللہ کے حبیب ﷺ کا ذکر کرے گا تعریف و توصیف کرے گا تب اس کے نام کو بھی دوام عطا کیا جائے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ کا ذکر تو تا ابد باقی رہے مگر ذکر کرنے والے کا نام باقی نہ رہے۔ جب جب نعت کہی سنی اور پڑھی جائے گی تب تب نعت گو اور نعت خواں کے ساتھ ساتھ نعت سننے والے کا نام

بھی سامنے آئے گا۔ شرط صرف خلوص اور صرف خلوص ہے۔ عقیدت اور صرف عقیدت ہے۔ محبت اور صرف محبت ہے۔

زیر نظر انتخابِ نعت میں عزیزی محمد عمران انجم کی آقائے دو جہاں علیہ السلام سے محبت اور عقیدت کو آپ یوں محسوس کریں گے کہ اس نے نعتوں کا انتخاب کرنے میں جس حسن احتیاط سے کام لیا ہے وہ کم کم دکھائی دیتا ہے۔ ایسے کسی کلام کا انتخاب نہیں کیا گیا جس میں آقا علیہ السلام کا ادب اور احترام ملحوظ نہ رکھا گیا ہو کیونکہ ادب ہی وہ کسوٹی ہے جس پر کوئی بھی نعتیہ کلام پورا اثرے تو اسے چوم کر آنکھوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ دل میں اتارا جاسکتا ہے اور لبوں پر بجایا جاسکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اسی طرح کا خوبصورت کام کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہر اس مسلمان کو عطا فرمائے جس کے دل میں نبی رحمت علیہ السلام کی محبت، عقیدت اور ادب موجود ہے کہ یہی وہ زاہد راہ ہے جو ہمیں اپنے آقا علیہ السلام کے سامنے سرخرو کر سکتا ہے۔ اللہ کے حضور اس کی رحمت کا سزاوار بنا سکتا ہے۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

شاخوان آقا و مولائے ہر دو جہاں علیہ السلام

سیر فراز احمد راہی

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں، نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے، یہ در حبیب کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ بھٹک کے راہ میں رہ گئی، یہ چل کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی، یہ کسی غریب کی بات ہے

میں نے کہا ہے اللہ برا ہی ترانے سے ہے مرا واسطہ
مری جان رکھ لے مرے خدا، یہ ترے حبیب کی بات ہے

تجھے اے منور بے نوا در شمس سے چاہئے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

سب سے اُولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اُولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئی جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

غمردوں کو رضا مرثوہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کہ خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصدا بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے دھونڈتے دھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لئے داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشم کرم کو ہے اس کی خبر کس مسافر کو ہے کتنا شوق سفر
ہم کو اقبال جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا ﷺ کے دربار تک جائیں گے

رہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا

رہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا
جھکاؤ نظریں، بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے، چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں، یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صداکیں، فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر اک قربان ہو رہا ہے، زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہِ حق ہے، سنبھل کے چلنا، یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا سلام لیجئے، غلام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر، پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی، وہ جذبہ آخر کو کام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہبان اور راہِ بطحا کے خانے والے
نوید صد انبساط بن کر پیام دارِ اسلام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا میں ہیں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا، نہ شام آیا

یا محمد ﷺ، یا محمد ﷺ میں کہتا رہا

یا محمد ﷺ، یا محمد ﷺ میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی ﷺ بن گئی

کون ہے جو طلب گارِ جنت نہیں یہ بھی مانا کہ جنت ہے باغِ حسین
حسنِ جنت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفیٰ کے نگر کی گلی بن گئی

جتنے آنسو ہے میرے سرکار کے سب کے سب بردِ رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

جب ہوا تذکرہ میرے سرکار ﷺ کا والضحیٰ کہہ دیا والقمر پڑھ لیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہو گئی بات بھی بن گئی

سب سے صنائم زمانے میں کمزور تھا سب سے یکس تھا بے بس تھا مجبور تھا
میری حالت پہ ان کو رحم آ گیا میری عظمت مری بے بسی بن گئی

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

تمہیں فرش سے عرش تک جانے والے
تمہیں نعمتیں حق سے دلوانے والے

تیرے آگے سب ہاتھ پھیلانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

سواری سے اپنی تو جس دم اترنا
مدینے کے زائر ذرا تو سنبھلنا

کہ یہاں تھا مرے مصطفیٰ ﷺ کا گزرتا
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے او جانے والے!
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

ہیں کعبے کے جلوے بھی مانا کہ اچھے
مگر میں مدینے کی عظمت کے صدقے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے



مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے

تری جب کہ دید ہوگی جیہی میری عید ہوگی
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے

مجھے سب ستارے ہیں میرا دل دکھا رہے ہیں
تمہیں حوصلہ بڑھانا مدنی مدینے والے

تو ہے بیکسوں کا یاد اے مرے غریب پرور
ہے سخی تیرا گھرانہ مدنی مدینے والے

تیری فرش پر حکومت تیری عرش پر حکومت
تو شہنشاہ زمانہ مدنی مدینے والے

ملے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت
تو عذاب سے بچانا مدنی مدینے والے

مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا

نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں مری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ

مجھے دشمنو! نہ چھیڑو میرا ہے جہاں میں کوئی
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ﷺ ہوں مجھے چھیڑو نہ طیبو!
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا ”المدد محمد ﷺ“ تو ابھر گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

کبھی اے شکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد ﷺ
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
فیضانِ محمد ﷺ ہے دن رات مدینے میں

پلکوں پہ سجاؤں گا میں خاک مدینے کی
لے جائیں اگر مجھ کو حالات مدینے میں

کچھ ہار درودوں کے ہیں زاد سفر میرا
لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینے میں

عرش بھی سوالی ہیں فرشی بھی سوالی ہیں
ملتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں

دربار سے کوئی بھی ناکام نہیں پھرتا
نتے ہیں وہ سائل کی ہر بات مدینے میں

جس ذات کی برکت سے ہے نام ظہوری کا
ہے جلوہ نما ہر سو وہ ذات مدینے میں



جشن آمدِ رسول ﷺ اللہ ہی اللہ

جشن آمدِ رسول ﷺ اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہؓ کے پھول اللہ ہی اللہ

جبکہ سرکار ﷺ تشریف لانے لگے
حور و غلام بھی خوشیاں منانے لگے

ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفیٰ ﷺ کیا ملے زندگی مل گئی

اے حلیمہؓ تیری گود میں آگئے
دونوں عالم کے رسول ﷺ اللہ ہی اللہ

چہرہ مصطفیٰ ﷺ جب کہ دیکھا گیا
چھپ گئے تارے اور چاند شرما گیا

آمنہؓ دیکھ کر مسکرانے لگیں
حوا مریم بھی خوشیاں منانے لگیں

آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگیں
دعا ہو گئی قبول اللہ ہی اللہ

شادیانے خوشی کے بجائے گئے
شاد کے نغمے بھی سب کو سنائے گئے

ہر طرف شور صل علی ہو گیا
آج پیدا حبیب خدا ﷺ ہو گیا

پھر تو جبریل نے بھی یہ اعلان کیا
یہ خدا کے ہیں رسول اللہ ہی اللہ

ان کا سایہ زمین پر نہ پایا گیا
نور سے نور دیکھو جدا نہ ہوا

ہم کو عابد نبی ﷺ سے بڑا پیار ہے
کیا بھلا میرے آقا ﷺ کا انداز ہے

جس نے رخ پہ ملی وہ شفا پا گیا
شہر طیبہ تری دھول اللہ ہی اللہ

محمد ﷺ کا نہ در ملتا تو دیوانے کہاں جاتے

محمد ﷺ کا نہ در ملتا تو دیوانے کہاں جاتے
لگی دل کی بجھانے کو یہ مستانے کہاں جاتے

اگر نہ مشعلِ وحدت جہاں میں جلوہ گر ہوتی
تو پھر صدیوں سے آوارہ یہ پروانے کہاں جاتے

غریبوں بے سہاروں کو اگر نہ آسرا ملتا
تو یہ تقدیر کے مارے خدا جانے کہاں جاتے

اگر اپنوں کو ہی لیتے محمد ﷺ ظلِ رحمت میں
تو پھر مایوسیاں لے کر یہ بیگانے کہاں جاتے

اگر رُودادِ غم سننے نہ حضرت (ﷺ) بے نواؤں کی
تو ہم لے کر غمِ عصیاں کے افسانے کہاں جاتے

اگر نہ رحمتِ عالم کے قدموں میں جگہ ملتی
تو پھر ہم اپنے دل کے داغ دکھلانے کہاں جاتے

اگر ہوتے جبینوں پہ نہ سجدوں کے نشانِ مسلم
تو خادمِ حشر میں حضرت کے پہچانے کہاں جاتے

یا رسول اللہ ﷺ ترے در کی فضاؤں کو سلام

یا رسول اللہ ﷺ ترے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طوافِ روضہ اقدس کریں
مست و بخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہرِ بطحا کے در و دیوار پر لاکھوں درود
زیر سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے
کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے
مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ شرح احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب ، آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی ، خط بھی ، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا

وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ آدم و نوح سے زیادہ
بلند ہمت بلند ارادہ
وہ زہد عیسیٰؑ سے کوسوں آگے
جو سب کی منزل وہ اس کا جادہ
ہر اک پیغمبر نہاں ہے اس میں
ہجوم پیغمبراں ہے اس میں
وہ جس طرف ہے خدا ادھر ہے
میرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

بس ایک مشکیزہ اک چٹائی
ذرا سے جو ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے
نہ خوش لباسی نہ خوش قباہی
یہی ہے کل کائنات جس کی
گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے
مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
 مصیبتیں اپنی جان پر لے
 جو تیغ زن سے لڑے نہتا
 جو غالب آ کر بھی صلح کر لے
 اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
 مخالفوں کی نگاہ میں بھی
 امیں ہے، صادق ہے، معتبر ہے
 مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

جسے شش جہات دیکھوں
 اسے غریبوں کے ساتھ دیکھوں
 عنان کون و مکاں جو تھا میں
 کدال پر بھی وہ ہاتھ دیکھوں
 لگے جو مزدور شاہ ایسا
 نہ زر نہ دھن سربراہ ایسا
 فلک نشین کا زمین پہ گھر ہے
 میرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے

وہ خلوتوں میں بھی، صف بہ صف بھی
 وہ اس طرف بھی وہ اس طرف بھی
 محاذ و منبر ٹھکانے اس کے
 وہ سر بہ سجدہ بھی، سر بکف بھی

کہیں وہ موتی کہیں ستارہ
 وہ جامعیت کا استعارہ
 وہ صبح تہذیب کا گجر ہے
 مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے



اے مدینے کے تاجدار •

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہل ایمان سلام کہتے ہیں
تیرے عشاق تیرے دیوانے جانِ جاناں سلام کہتے ہیں

تیری فرقت میں بے قرار ہیں جو، ہجر طیبہ میں دل فگار ہیں جو
وہ طلب گار دید رو رو کر، اے مری جاں سلام کہتے ہیں

جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں، ٹھوکریں در بدر جو کھاتے ہیں
غم نصیوں کے چارہ گر، تم کو وہ پریشاں سلام کہتے ہیں

عشق سرور ﷺ میں جو تڑپتے ہیں، حاضری کے لئے ترستے ہیں
اذن طیبہ کی آس میں آقا ﷺ وہ پر ارماں سلام کہتے ہیں

تیرے روضے کی جالیوں کے قرین، ساری دنیا سے میرے سرور دیں
کتنے خوش بخت روز آ آ کر تیرے مہماں سلام کہتے ہیں

دور دنیا کے رنج و غم کر دو اور سینے میں اپنا غم بھر دو
سب کو چشمان تر عطا کر دو جو مسلمان سلام کہتے ہیں

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تھی تو ہو

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تھی تو ہو

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تھی تو ہو

چلتے ہیں جبرائیلؑ کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تھی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نور و جادہ اسری! تھی تو ہو

اٹھ اٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں
وہ دردِ دل میں کر گئے پیدا تھی تو ہو

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نظیر ، وہ تھا تمہی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اسے تاجدار یثرب و بطحا تمہی تو ہو



خسروی اچھی لگی، نہ سروری اچھی لگی

خسروی اچھی لگی، نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی لگی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی، بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی، در نبی ﷺ کو چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ ﷺ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
حق تعالیٰ کو ادا ان کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرور کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیے سرکار ﷺ کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرور کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

مہر و ماہ کی روشنی، مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
جاتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلااتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد، قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

پیارو ذرا جانا دربار محمد ﷺ میں
وہ جام شفا اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

جس کا بھری دنیا میں کوئی نہیں والی
اس کو بھی میرے آقا ﷺ سینے سے لگاتے ہیں

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی آ کر یہ
چل تجھ کو مدینے میں سرکار ﷺ بلااتے ہیں

آقا ﷺ کی ثناء خدائی، راصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی ﷺ سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

شاہِ مدینہ، شاہِ مدینہ

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
 میٹھ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی
 شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ

جلوے ہیں سارے تیرے ہی دم سے
 آباد ہے عالم، تیرے ہی کرم سے
 باقی ہر اک شے نقلی ، خیالی
 سارے نبی ، تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
 میٹھ کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

تیرے لئے ہی دنیا بنی ہے
 نیٹے ٹٹک کی چادر تھی ہے
 تو اگر نہ ہوتا ، دنیا تھی خالی
 سارے نبی، تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
یثرب کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

تو نے جہاں کی محفل سجائی
تاریکیوں میں شمع جلائی
کندھے پر تیرے کملی ہے کالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
یثرب کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

مذہب ہے تیرا سب کی بھلائی
مسلم ہے تیرا ، مشکل کشائی
دیکھ اپنی امت کی خستہ حالی
سارے نبی ، تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
یثرب کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی

ہے نور تیرا شمس و قمر میں
تیرے لبوں کی لالی سحر میں

پھولوں نے تیزی خوشبو چرا لی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ ، شاہِ مدینہ
شرب کے والی سارے نبی تیرے در کے سوالی



میں سو جاؤں یا مصطفیٰؐ کہتے کہتے

میں سو جاؤں یا مصطفیٰؐ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلی علیؑ کہتے کہتے

جو اٹھوں تو کہتا اٹھوں یا محمدؐ
جو بیٹھوں تو صلی علیؑ کہتے کہتے

کئے عمر یا مصطفیٰؐ کہتے کہتے
قضا آئے صلی علیؑ کہتے کہتے

جئیں مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ کہتے کہتے
مریں ہم تو صلی علیؑ کہتے کہتے

اک آئینہ حق نما بن گیا دل
ترے حسن کو حق نما کہتے کہتے

وہ کہہ دیتے اک بار حافظ کو اچھا
برا کہنے والے برا کہتے کہتے



میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام
 میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام
 ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام

وقت لائے خدا جائیں دربار پہ
 اور کھڑے ہو گئے روضہ سہار پہ
 پیش ملے کریں ہم درود و سلام
 ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
 میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

وہی حسنی حسینی چمن کے ہیں پھول
 نور مولا علیؑ جان زہرا بتولؑ
 جس کے نانا رسول خدا ذی مقام
 ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
 میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

لامکاں کے بنے ہیں وہی تو مکین
 جن کی نعلیں کو چو میں عرش بریں
 جو خدا سے ہوئے عرص پر ہمکلام
 ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
 میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

شاہ کونین وہ روح دارین وہ
 فخر حسنین وہ غوث ثقلین وہ
 جس کے در کا ہے حافظ بھی ادنیٰ غلام
 ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

بیٹھا بیٹھا ہے میرے نبی جی کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے سیدی کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے مرشدی کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے آقا کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے مدنی کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا نام
 بیٹھا بیٹھا ہے میرے پیارے کا نام



بزم کونین سجانے کے لئے آپ آئے

بزم کونین سجانے کے لئے آپ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپ آئے

ایک پیغام، جو ہر دل میں اُجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لئے آپ آئے

ایک مدت سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ پلانے کے لئے آپ آئے

نا خدا بن کے اُلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لئے آپ آئے

قافلہ والے ٹھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لئے آپ آئے

چشم بیدار کو اسرارِ خدائی بخشے
سوئے والوں کو جگانے کے لئے آپ آئے

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے ، کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

عشقِ نبی ﷺ کو نین کی دولت! عشقِ نبی ﷺ بخشش کی ضمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے بھی کوئی سوغات نہ پوچھو

رشتک جتاں طیبہ کی گلیاں، ہر ذرہ فردوسِ بداماں
چاروں طرف انوار کا عالم ، رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکینِ دل و جاں ، باطن میں معراجِ دل و جاں ﷺ
نامِ نبی ﷺ پھر نامِ نبی ﷺ ہے نامِ نبی ﷺ کی بات نہ پوچھو

تاجِ شفاعت سر پر پہنے حشر کا دولہا آ پہنچا ہے
آنکھیں کھولو، غور سے دیکھو، کس کی ہے بارات نہ پوچھو

میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار کی نسبت
میں تو برا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

خالد میں صرف اتنا کہوں گا جاگ اٹھا اشکوں کا مقدر
یادِ نبی ﷺ میں روتے روتے کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اُتر کر حیات سے سوائے قوم آیا
اور اک نسخہ کیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ بقرونوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا



نوری محفل پہ چادر تنی نور کی

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں
کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے

پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے

مومنو! آج نیچ سنا لوٹ لو
لوٹ لو اے مریضو! شفا لوٹ لو

عاصیو! رحمت مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو
باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

اور رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے
آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو
دردِ دل اور حسن نظر مانگ لو

کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اس طرف نور ہے اس طرف نور ہے
سارا عالم مسرت سے معمور ہے

جس کو دیکھو وہی آج سرور ہے
مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے

وقت لائے خدا سب مدینے چلیں
لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں
میری صائم دعا آج کی رات ہے



مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسری کے دولہا پہ دائمِ درود
نوشہء بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود
 اونچی بنی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 پتلی پتلی گلِ قدس کی پیتاں
 ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیاء خدا
 چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 وہ زباں جس کو سب سخن کی کنجی کہیں
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
 اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
 خلق کے داد رس، سب کے فریاد رس
 کہف 'روزِ مصیبت' پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
 اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
 فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
 ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
 موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
 انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
 اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
 بھینی بھینی مہک پر مہکتا درود
 پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
 جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
 اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
 ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
 ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
 جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
 اس زدائے نزہت پہ لاکھوں سلام
 سیدہ زہرا، طیبہ، طابہ
 جان احمد علیہ السلام کی راحت پہ لاکھوں سلام
 وہ حسن مجتبیٰ سید الانبیاء
 راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

جان گزارانِ بدر و احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مرثدہ ملا
ان مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ﷺ ہم زبانِ نبی ﷺ
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قیص ہدی
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
انبیاءؑ تہ کریں زانو اس کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا!
بندہء تنگِ خلقت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش! محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کہ قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
☆

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰؐ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

ارے او تا سمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ دربارِ رسالت ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

میرِ مصطفیٰؐ کے باغ لے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

جوان کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

بھردو جھولی مری یا محمد ﷺ

بھردو جھولی مری یا محمدؐ لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کر سوا لی

حق سے پاکی وہ شانِ کزیمی مرحبا دونوں عالم کے والی
اس کی قسمت کا چمکا ستارہ جس پہ نظرِ کرم تم نے ڈالی

زندگی بخش دی بندگی کو آبرو دین حق کی بچالی
وہ محمدؐ کا پیارا نواسہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی

حشر میں ان کو دیکھیں گے جس دم امتی یہ کہیں گے خوشی سے
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمدؐ جن کے کاندھے پہ کملی ہے کالی

عاشقِ مصطفیٰ کی ازاں میں اللہ اللہ کتنا اثر تھا
عرشِ والے بھی سنتے تھے جس کو کیا ازاں تھی ازاں بلالی

کاش پریمِ دیارِ نبی میں جیتے جی ہو بلا وہ کسی دن
حالِ غمِ مصطفیٰ کو سناؤں تمام کر ان کے روضے کی جالی

خدا کا ذکر کرے، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ نہ کرے

خدا کا ذکر کرے، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

درِ رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے

کہا خدا نے، شفاعت کی بات محشر میں
پہل جیب کرے، کوئی دوسرا نہ کرے

مدینے جا کے ٹکنا نہ شہر سے باہر
خدا نخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

نبی ﷺ کے قدموں پہ جس دم غلام کا سر ہو
قضا سے کہہ دو کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے

شعور نعت بھی ہو اور زباں بھی ہو ادیب
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ ، قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

مدینے جا لے ہم مجھے اقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا جیدہ جیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

بے سنج ، سیم تیرے جلال کی نمود
فقر بید و بایزید تیرا ہمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب ، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل غیاب و جستجو ، عشق حضور و اضطراب



آپ خیر البشر، آپ خیر الوری

آپ خیر البشر ، آپ خیر الوری
اے رسول ﷺ خدا ! مرحبا مرحبا

آپ شمع حرم ، آپ شاہ ام
آپ ابر کرم ہیں ، خدا کی قسم

آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجی
آپ صدر العلیٰ ، آپ نور الہدیٰ

ٹاک پا آپ کی ، سدرۃ المنتہی
اے رسول خدا ! مرحبا مرحبا

بن گیا ہے یہی اب وظیفہ میرا
اے رسول خدا ! مرحبا مرحبا

کچھ اب عطا درو دل کی دوا
اے رسول خدا ! مرحبا مرحبا

محمد ﷺ کا گراک سہارا نہ ہوتا

محمد ﷺ کا گراک سہارا نہ ہوتا
کہیں بے کسوں کا گزارا نہ ہوتا

وہ صلِ علی اک ہمارے ہوئے تو
نہیں تو خدا بھی ہمارا نہ ہوتا

ٹھکانہ نہ ہوتا کہیں عاصیوں کا
انہیں حشر میں جو پکارا نہ ہوتا

اگر آپ ﷺ کی چشمِ رحمت نہ ہوتی
دو عالم میں کچھ بھی گوارا نہ ہوتا

کسے نعت کہنے کی توفیق ہوتی
اگر ان کا شامل اشاروں نہ ہوتا

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہرِ یار ہم بھی ہیں

تمہاری اک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ راہ گزار ہم بھی ہیں

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

ادھر بھی تو سن اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مشیتِ غبار ہم بھی ہیں

ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد انہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں

حسن ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

کس بات کی کمی ہے مولا تیری گلی میں

کس بات کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں ، عقبی تری گلی میں

جام سفال اس کا تاج شہنشاہی ہے
آجائے بھکاری جو دانا تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
تیری گلی کا رستہ پوچھا تری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تیری گلی میں

موت اور حیات میری دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں ، جینا تری گلی میں

امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
سین مقام اس کا پایا تری گلی میں

مراد دل اور مری جان مدینے والے

مراد دل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں میں جاؤں
میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سروسامان مدینے والے

آڑے آئی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہی رکھیں مری پہچان مدینے والے

وہ شمع اجالا جس نے کیا

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ”لو لاک لما“ کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوکر و عمر عثمان و علیٰ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی، کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سپاروں میں

سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا
میری آنکھوں کو دکھا دو شہ دیں کا آستانہ

ہیں وہ جالیاں سنہری میری حسرتوں کا محور
وہ سنبھالا مجھ کو دیں گے جو ہیں خاص رب کے دلبر

مجھے پہنچ کر مدینہ نہیں لوٹ کر ہے آنا
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

در مصطفیٰ ﷺ پہ میری جب حاضری لگے گی
مجھے پھر کرم سے ان کے نئی زندگی ملے گی

میرے لب پہ رات دن ہے شہ بطحا کا ترانہ
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

کوئی کل کا ایک پل کا نہیں کچھ بھی بھروسہ
مجھے ہم سفر بنا لو کہیں رہ نہ جاؤں پیاسا

در مصطفیٰ ﷺ ہے عشرت میرا آخری ٹھکانہ
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

رسول مجتبیٰ ﷺ کہتے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہتے

رسول مجتبیٰ ﷺ کہتے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہتے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہتے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہتے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہتے

جب اُن کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب اُن کا نام آئے مرجا صل علی کہتے

مری سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہتے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتدا کہتے اسی کو انتہاء کہتے

غبارِ راہ طیبہ سرمہ چشم بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاک شفا کہتے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر چشمہ آبِ بقا کہتے

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اُس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قابضیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعا کیں دیں

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوزیا جس کا بچھونا تھا

سلام اُس پر جو اُمت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اُس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اُس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالد و حیدر کے افسانے

درود اُس پر کہ جس کا نام تسکین دل و جاں ہے
درود اُس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآن ہے

درود اُس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اُس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

درود اُس پر کہ جو تھا صدر محفل پاکبازوں میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں

درود اُس پر کہ جو ماہر کی امیدوں کا بٹا ہے
درود اُس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے



تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جائے کیا ہو

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو، یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

مٹی نہ ہو برباد پس مرگ الہی
جب خاک اڑے میری، مدینے کی ہوا ہو

قدرت نے ازل میں یہ لکھا ان کی جبین پر
جو ان کی رضا ہو، وہی خالق کی رضا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو

دل درد سے بھل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

گر وقت اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
فیضانِ محمد ﷺ ہے دن رات مدینے میں

پلکوں پہ سجاؤں گا میں خاک مدینے کی
لے جائیں اگر مجھ کو حالات مدینے میں

کچھ ہار درودوں کے ، ہے زاد سفر میرا
لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینے میں

عرشی بھی سوا لی ہیں ، فرشی بھی سوا لی ہیں
ملتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں

دربار سے کوئی بھی ناکام نہیں پھرنا
سنتے ہیں وہ سائل کی ہر بات مدینے میں

جس ذات کی برکت سے ہے نام ظہوری کا
ہے جلوہ نما ہر سو وہ ذات مدینے میں

اشک غم دن رات پینا

اشک غم دن رات پینا
 اشک غم دن رات پینا
 المدینہ چل مدینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

در تمہارا پاک کردے میرا یہ خاکی وجود
 ہو کرم کہ آکے پڑھ لوں رو بہ رستم پر درود
 المدینہ چل مدینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

جس کو محبوب خدا سے صدق دل سے پیار ہے
 اس پہ مولا کا کرم ہے اس کا بیڑہ پار ہے
 کیسے ڈوبے گا سفینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

المدینہ چل المدینہ
 المدینہ چل المدینہ

گر گناہوں پر ہے نادم ہاتھ کو اپنے اٹھا
 دے محمد ﷺ کا وسیلہ بخش دے گا رب خطا
 پونچھ ماتھے سے پسینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

ماہ رمضان کی فضیلت تو مدینے جا کے دیکھ
 اک انوکھا ہی مزا ہے تو مدینے جا کے دیکھ
 آخری عشرہ شہینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

ہوں شفاعت کا میں طالب اور بخشش کی ادا دو
 اب مدینے میں بلا کر دل کی تاریکی مٹا دو
 ہو منور میرا سینہ
 آج نہیں تو کل مدینہ

تا قیامت دیں میرا یوں ہی پائندہ رہے
 اس کا دشمن میرے آقا ﷺ یوں ہی شرمندہ رہے
 المدینہ شاہ مدینہ ﷺ
 آج نہیں تو کل مدینہ



چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

تم ہی فرش سے عرش تک جانے والے
تم ہی نعمتیں حق سے دلوانے والے

تیرے آگے سب ہاتھ پھیلانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چکا دے چکانے والے
مدینے کے زائر سواری سے اپنی تو جس دم اترنا

مدینے کے زائر ذرا تو سنبھلنا
یہاں تھا میرے مصطفیٰ ﷺ کا گذرنا

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

میرا دل بھی چکا دے چکانے والے
میرا دل بھی چکا دے چکانے والے

ہیں کعبے کے جلوے بھی مانا کہ اچھے
مگر میں مدینے کی عظمت کے صدقے

اسے تو ہے نسبت میرے مصطفیٰ ﷺ سے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے

غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
میرا دل بھی چکا دے چکانے والے

کبھی غوث و خواجہ کے نعروں سے اچھے
کبھی اولیاء کے مزاروں سے اچھے

یہ کھا کر نیازیں نیازوں سے اچھے
تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اچھے

عجب ہیں یہ مکر غرانے والے
میرا دل بھی چکا دے چکانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تو نے دیکھے ہیں چدرانے والے

اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ
حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم

دیتی ہے صدا یہ چشم غم
اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

جن لوگوں پہ ہے انعام تیرا
ان لوگوں میں لکھ دے نام میرا

محشر میں رہ جائے بھرم
اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ
حاضر ہیں غیرے دربار میں ہم

ہر سال طلب فرما مجھ کو
ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو

ہر سال کروں میں طواف حرم
اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ
حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم

ہیت سے ہر اک دل گم مسم ہے
ہر آنکھ غمات سے غم ہے

ہر چیز پہ ہے انکوں سے رقم
اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ
حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم

میری آنے والی سب سب
تیرے گھر آئیں میرا وہ بکھین

اسباب ہوں ان کو ایسے ہم
اللہ کرم اللہ کرم اللہ اللہ

اللہ نے پہنچایا سرکار ﷺ کے قدموں میں
 اللہ نے پہنچایا سرکار ﷺ کے قدموں میں
 صد شکر میں پھر آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ دیر سلامی کو ٹھہرایا موجے پر
 پھر مجھ کو ادب لایا سرکار ﷺ کے قدموں پر

رو کیسے بھلا ہو گی اب کوئی دعا میری
 میں رب کو پکار آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

مجھ جیسا تھی داماں کیا نذر کو لے جاتا
 اک نعت سنا آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

ہر سال سلامی کو سرکار ﷺ طلب کیجئے
 یہ عرض بھی کر آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ لمحے حضوری کے پائے تو یہ لگتا ہے
 اک عمر گزار آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ کہنے سے پہلے ہی پوری ہوئی ہر خواہش
 جو سوچا وہی پایا سرکار ﷺ کے قدموں میں

غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں

غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں
غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے

جو نہ عشق مصطفیٰ ﷺ تو زندگی فضول ہے
غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں

پڑھیں درود آپ ﷺ پر ملی زباں اسی لئے
فدا ہوں اسکے دین پر ہے تن میں جاں اسی لئے

غلامی رسول ﷺ میں نبوت بھی قبول ہے
چل اسکے شہر کی طرف یہ دل اگر اداس ہے

عشق اس کے روضے کی جالیوں کے پاس ہے
خدا کی رحمتوں کا اس جگہ نزول ہے

غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے
غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں

آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے

آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے
 سران کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے
 آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے

گنبد خضریٰ کے سائے میں بیٹھ کے تم تو آئے ہو
 اس سائے میں رب کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے

دیوانو آنکھوں سے تمہاری اتنا پوچھ تو لینے دو
 وقت دعا روئے پہ ان کے آنسو بہانا کیسا ہے

دل آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہیں سیراب مجھے
 درپہ ان کے بیٹھ کے آب زم زم پینا کیسا ہے

وقت رخصت دل کو اپنے چھوڑ وہاں تم آئے ہو
 یہ بتلاؤ عشرت ان کے در سے نکھڑنا کیسا ہے
 آنے والو یہ تو بتاؤ شہر مدینہ کیسا ہے



بیڑا محمد ﷺ والا لیندا اے تاریاں

بیڑا محمد ﷺ والا لیندا پیا تاریاں
جس نے مدینے جانا کر لو تاریاں

شالا اوہ دن دی آوے
سوہنا ساہنوں کول بلاوے

دل مل کے ویکھن روضہ اے سیاں ساریاں
جس نے مدینے جانا کر لو تاریاں

آب زم زم میں پواں
اوتے مراں تے اوتے جیواں

صدقہ نواسیاں دا سن میریاں زاریاں
جس نے مدینے جانا کر لو تاریاں

میں ڈاڈھی عیاں والی
بڑی اے تیری شان ترالی

موٹھے تے کلی کالی حافظ میں واریاں
جس نے مدینے جانا کر لو تاریاں

کتنی پر نور حسین ہے بخدا آج کی رات

کتنی پر نور حسین ہے بخدا آج کی رات
 ذرے ذرے کی نرالی ہے ادا آج کی رات

راز کی باتوں کے لائق نہ تھی قاصد کی زباں
 اس لئے خود ہی کہا جو بھی کہا آج کی رات

جب انہیں سدرہ سے جاتے ہوئے تنہا پایا
 پوچھو جبریلؑ سے سرکارِ عظیمؑ کو کیا پایا

پھول خورشید صبا چاند ستارے شبنم
 جس کو پایا در محبوبِ عظیمؑ کا منگنا پایا

چال بادل نے سکوں بحر نے خوشبو گل نے
 جس نے جو پایا ہے سرکارِ عظیمؑ کا صدقہ پایا

جب ہر دم کبھی نعت سانی تارِ ش
 داد کے روپ میں رحمت کا لڑاکا پایا

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے

آقا علیہ السلام تیری جبکہ دید ہو گی
وہیں میری عید ہو گی

میرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

میرے سب عزیز چھوٹے
سبھی یار بھی تو روٹھے

کہیں تم نہ روٹھ جانا
مدنی مدینے والے مجھے در پہ پھر بلانا

میری آنے والی نسلیں
تیرے عشق میں ہی مچلیں

انہیں نیک تم جانا مدنی مدینے والے
مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

ہم غلاموں کا رکھنا خدا کا بھرم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
اے شفیع ام اللہ کر دو کرم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم

تیری یادوں سے معمور سینہ رہے
سامنے میرے ہر دم مدینہ رہے
درد پہ بیٹھے رہیں لے کہ ہم چشم غم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ (ﷺ)

چھوڑ کر تیرا درد کیوں پھروں درد بدر
ہاں تیرے گھر سے اچھا نہیں کوئی گھر
ہو تہیٰ میرا دیں اور میرا بھرم۔
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ (ﷺ)

تیری چوکھٹ کے منگتے ہیں جائیں کہاں
اپنی رحمت سے بھر دیجئے یہ جھولیاں
ہم ہیں امید والے کرم ہو کرم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ (ﷺ)

یا نبی (ﷺ) اپنی الفت کی سوغات دے
اپنی شایان شاں ہم کو سوغات دے
اس سے مطلب نہیں کہ سوا ہو یا کم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ (ﷺ)

میرے ہاتھوں میں کاسہ ہے امید کا
ہوں بھکاری شہا میں تیری دید کا
تو نبی (ﷺ) محترم میں گدائے حرم
شالا وسدا رہوے تیرا سوہنا حرم
یا رسول اللہ یا حبیب اللہ (ﷺ)

حاضری ہو ہماری بھی دربار میں
زندگی ہو بسر ذکر سرکار میں
آتے جاتے رہیں تیری چوکھٹ پہ ہم

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے صدقے میں جو مانگا مل گیا

فیض رب سے پھر کی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا

دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا شہر مدینہ ایسا ہے
آنکھوں کو جو ٹھنڈک بخشنے گنبد خضریٰ ایسا ہے

منبر پاک رسول ﷺ بھی دیکھا دیکھا خاص مصلیٰ بھی
حرم شریف کا ہر منظر ہی نظروں میں چلتا ایسا ہے

ریاض الہمت کی خوشبو سے دل کو بھی مہکایا ہے
مسجد نبوی ﷺ کا من بھاتا ہر اک نقشہ ایسا ہے

ہم مہمان بنے تھے ان کے عرش پہ جو مہمان ہوئے
کیوں نہ قسمت پر ہوں نازاں جن کا آقا ایسا ہے

واپس آئیں دل نہیں کرتا چھوڑ کے ان کی چوکھٹ کو
جان بھی دے دیں حافظہ پر دل میں آتا ایسا ہے



ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہئے

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہیے
آپ ﷺ جیسے ہیں ویسی عطا چاہیے

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہیے
تم کو معلوم ہے ہم کو کیا چاہیے

اک قدم بھی نہ ہم چل سکیں گے حضور ﷺ
ہر قسم پر کرم آپ ﷺ کا چاہیے

عشق میں آپ ﷺ کے ہم تڑپتے تو ہیں
ہر تڑپ میں بلائی ادا چاہیے

اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
اُن کے پیاروں کی پیاری عطا چاہیے

اپنے قدموں کی دھول عطا کیجئے
ہم مریضوں کو آپ شفا چاہیے

دردِ جامی ملے نعتِ خالد لکھوں
اور اندازِ احمد رضا چاہیے

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں دونوں عالم ہیں محو تمنا
وہاں سر جھکائیں یہ جی چاہتا ہے
محکم

محمد ﷺ کی باتیں محمد ﷺ کی سیرت
سنیں اور سنا لیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا ﷺ دو عالم ﷺ کے مولا
تیرے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں ہاشم جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے



میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں
خدا کب بائے مجھے اپنے گھر میں
نہی تو تے گا دما نہیں وہ میری
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

جو لوگوں سے سن سن کر نقشے ہیں کھینچے
حقیقت میں ہوں گے مناظر وہ کیسے
کبھی جا کے دیکھوں خود آنکھوں سے اپنی
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

میرے سامنے ہو وہ کعبہ کی چوکھٹ
وہ رکن یمانی وہ میزان رحمت
میں صحن حرم میں کزوں جا کے سجدے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

خدا نے اتارا جسے آسمان سے
کیا نصیب تھا جس کو پیغمبروں نے

اسی حجر اسود کا بوسہ میں لے لوں
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

وہ شہر حرم وہ مدینہ کی گلیاں
وہ عرفات کا دن منی کی وہ راتیں
میر کبھی ہوں مجھے سارے جلوے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

میرے سامنے ہو وہ گنبد خضریٰ
وہ روضے کی جالی وہ جنت کا گوشہ
کبھی چوم لوں جا کے خاکِ مدینہ
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

نہیں ہے بھروسہ کوئی زندگی کا
اسی کو خبر ہے وہ سب جانتا ہے
بلا لے گا مجھ کو وہ مرنے سے پہلے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں



میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے
 صل علی نبینا صل علی محمد
 صل علی شفیعنا صل علی محمد

جو اٹھوں تو کہتا اٹھوں یا محمد ﷺ
 جو بیٹھوں تو صل علی کہتے کہتے
 میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے

کئے عمر یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 قضا آئے صل علی کہتے کہتے
 میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے

جس مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 فریں ہم تو صل علی کہتے کہتے
 میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
 کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے

میرے سرکار علیہ السلام ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میرے سرکار علیہ السلام ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
ہے دل نوں پیار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

محمدؐ آکھیاں سینے وچ ٹھنڈ پیندی اے سونہر رب دی
صفت سردار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
مدینے دل میں رخ کر کے درود آقاؐ تے پڑھناواں

ہے دل بے تاب ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میں محمدؐ آیاواں اپنے دل نوں آقاؐ دے قدماں وچ
تیرا دربار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
ریاض الجنت دا منظر سنہری جالیاں مینوں

اوہ گلزار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میں سارے روضے دے پر نور جلوے کیویں بھل جاواں
سوہنا دلدار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے

میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے
میرے سرکار ہر ویلے مدینہ یاد آندا اے



جب کیا میں نے وسیلہ شاہ کی توقیر کو

جب کیا میں نے وسیلہ شاہ کی توقیر کو
چشم حیرت سے دعا نے دیکھا ہے تاثیر کو

صاحب قرآن کے دیدار سے بے خود ہوا
سامنے قرآن پا کر اپنی ہی تفسیر کو

افتخارِ فخرِ رحمت سے ہوئی وہ اشکبار
جب اماں داماں رحمت میں ملی تفسیر کو

جو یہ کہتا ہے مقدر کا لکھا ملتا نہیں
لے کے جائے وہ در سرکار پر تقدیر کو

راہی جس میں بھی محمدؐ اور احمدؑ ہو لکھا
بوسہ دیتا ہوں ادب سے جھک کے اس تحریر کو



میں دیکھوں مدینہ تو را دن رات

مورے جی میں ہے کب سے یہ آس
میں دیکھوں مدینہ تو را دن رات

رہوں میں اداس دن رات
میں دیکھوں مدینہ تو را دن رات

بے کل منوا چین نہ پائے
یا مدینہ پل پل آئے

چلی آؤں نبی جی ﷺ تورے پاس
میں دیکھوں مدینہ تو را دن رات

اس مگری کا پانی زم زم
وہ مائی زخموں کا مرہم

دکھی جی کو نہ کر اداس
مورے جی میں ہے کب سے یہ آس

توری ذات جہاں سے عالی
تو ساری اُمت کا والی

ہر اک کا تجھے ہے احساس
میں دیکھوں مدینہ تورا دن رات

پلکوں سے وہ جالیاں چوموں
پڑھوں سلام خوشی سے جھوموں

رہوں بن کے وہاں میں توری داسی
میں دیکھوں مدینہ تورا دن رات



سد لوہن سرکار مدینے

سد لوہن سرکار مدینے
آوے اوگن ہار مدینے

جے رب سن لئے میریاں عرضاں
دیواں عمر گزار مدینے

آوے اوگن ہار مدینے
سد لوہن سرکار مدینے

رب آکے میں بخش دیاں گا
آ جاوے گناہ گار مدینے

آوے اوگن ہار مدینے
سد لوہن سرکار مدینے

ہر واری مینوں روئیاں چھڈ کے
ٹر جانڈے نہیں یار مدینے

آوے اوگن ہار مدینے
سد لو ہن سرکار مدینے

ہر ویلے قدماں وچ رہندے
سوچنے دے دو یار مدینے

آوے اوگن ہار مدینے
سد لو ہن سرکار مدینے

جو حب دار بجن سیداں دا
اوہنوں مل دا پیار مدینے

آوے اوگن ہار مدینے
سد لو ہن سرکار مدینے



یا نبی ﷺ صبح و شام کیجئے گا

یا نبی ﷺ صبح و شام کیجئے گا
زندگی ان کے نام کیجئے گا

دل دھڑکنے کی بھی نہ آئے صدا
آپ ادب سے سلام کیجئے گا

وہاں الفاظ کام آتے نہیں
آنسوؤں سے کلام کیجئے گا

لحہ لحہ کئے درودوں میں
عمر بھر یہ ہی کام کیجئے گا

یا نبی ﷺ صبح و شام کیجئے گا
زندگی ان کے نام کیجئے گا



بڑی امید ہے سرکار ﷺ

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے

اگر جانا مدینے میں ہوا ہم غم کے ماروں کو
مکین گنبد خضریٰ کو حال دل سنائیں گے

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے

قسم اللہ کی ہوگا وہ منظر دید کے قابل
قیامت میں رسول اللہ تشریف جب لائیں گے

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے



نور والا آیا ہے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

جب تلک یہ چاند تارے جھللاتے جائیں گے
تب تلک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے

ان کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جبکہ حاسد بڑ بڑاتے دل جلاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

نعت محبوب خدا ﷺ سنتے سناتے جائیں گے
یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

حشر تک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے
مرحبایا مصطفیٰ ﷺ کی دھوم مچاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

چار جانب ہم دیئے گئی کے جلاتے جائیں گے
گھر تو گھر سارے محلے کو سجاتے جائیں گے

ہم ربیع النور میں جھنڈے ہرے لہرائیں گے
ساری گلیاں روشنی سے جگمگاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

عید میلاد النبیؐ کی شب چراغاں کر کے ہم
قبر نور مصطفیٰ (ﷺ) سے جگمگاتے جائیں گے

ہم جلوسِ جشنِ میلاد النبیؐ میں جھوم کر
راستے بھر مہربا کی دھوم مچاتے جائیں گے

نور والا آیا نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

تم کرو جشنِ ولادت کی خوشی میں روشنی
وہ تمہاری گور تیرہ جگمگاتے جائیں گے

دو جہاں کے شام کی شامی سوارن آگئی
رحمتوں کے وہ خزانے اب اٹاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

آ رہے ہیں شافع محشر ﷺ اٹھو اے عاصی
ہم گنہگاروں کو حق سے بخشواتے جائیں گے

ہو گئی صبح بہاراں کیف آور ہے سماں
خوش نصیبوں کو وہ اب جلوہ دکھاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

صبح صادق ہوگئی سب آمنہؑ کے گھر چلیں
نور کی برسات ہوئی ہم نہاتے جا میں گئے

ذکر میلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
جن کا کھلتے ہیں انہی کے گیت گاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھ کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

منعقد کرتے رہیں گے اجتماع ذکر و نعت
دھوم ان کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے

کر لو نیت خوب کوشش کر کے ہم اپنا عمل
”مدنی انعامات“ پر ہر دم بڑھاتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

کر لو نیت سنتوں کی تربیت کے واسطے
قافلوں میں ہم سفر کرتے کراتے جائیں گے

خوب برسیں گی جنازے پر خدا کی رحمتیں
قبر تک سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سناتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

حشر میں زیرِ لوائے حمد اُسے عطار ہم
نعتِ سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم گنگناتے جائیں گے

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ

صل علی نبینا صل علی محمد

صل علی شفیعنا صل علی محمد

مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں

دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ

میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

دھوم ان کی نعت خوانی لی جاتے جائیں گے

یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں

قبر میں بھی مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے جائیں گے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں

دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں

کتنا بڑا ہے مجھ پہ یہ احسان مصطفیٰ ﷺ

کہتے ہیں لوگ مجھ کو ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ

مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

نعت خوانی کا نثرہ نس نس میں ایسا چھا گیا
 قبر میں بھی گیت عبید ہم مصطفیٰ ﷺ کے گائیں گے
 مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

کوئی گفتگو ہو لب پر تیرا نام آ گیا ہے
 تیرا ذکر کرتے کرتے یہ مقام آ گیا
 جسے پی کے شیخ سعدی بلغ العلیٰ پکارے
 میرے دستِ ناتواں میں وہی جام آ گیا
 مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں ایسی بات نہیں
تو بھی وہیں پر جا اس در پر سب کی بگڑی بنتی ہے
اک تیری تقدیر جگانا ان کے لئے کچھ بات نہیں
مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اس گردِ غم میں گم ہے جبریل امین کی رمائی
اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مددِ حضور
تجھ سے پھر مہملن ہے کب مدحت رسول اللہ ﷺ
مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

غم نہیں چھوڑ دے یہ سارا زمانہ مجھ کو
میرے آقا تو ہیں سینے سے لگانے کے لئے
بخش دی نعت کی دولت میرے آقا نے مجھے
کتنا پیارا ہے وسیلہ سرکار کو پانے کے لئے

مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

سینے میں بھرا ہے تیری نعتوں کا خزانہ
 عالم میں لٹاتا ہوں کمائی تیرے در کی
 صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
 جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
 خدا اہل سنت کو آباد رکھے
 محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا
 مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

آواز عید تیری بہ فیضانِ نعت ہی
 سینوں میں عاشقانِ نبی ﷺ کے اتر گئی
 مجھ پہ مولا کا کرم ہے ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
 دامن اپنا رب کی رحمت سے میں ہر دم بھرتا ہوں
 میں صدقے یا رسول اللہ ﷺ
 میں صدقے یا حبیب اللہ ﷺ

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

گنہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کہے بغیر کام بن گیا ہوگا

خدا کا لطف ہوا ہوگا دیکھ کر ضرور
جو گرتے گرتے تیرا نام لیا ہوگا

دکھائی جائے گی محشر میں شان محبوبی ﷺ
کہ آپ ﷺ ہی کی خوشی آپ ﷺ کا کہا ہوگا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور ﷺ آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کسی کے پلہ پہ ہوں گے بہ وقتِ وزنِ عمل
کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ ﷺ
تو کوئی تھام کے دامنِ مچل گیا ہوگا

خدا کے واسطے جلد ان سے عرضِ حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے! کیا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر
جنابِ پاک ﷺ کے قدموں پہ گر گیا ہوگا

کوئی قریبِ ترازو کوئی سرِ کوثر
کوئی صراطِ پر ان کو پکارتا ہوگا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدس آنکھوں سے تارا شک کا بندھا ہوگا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ ﷺ کا ہوگا

کہیں گے اور نبی اذہبوالسی غیری
میرے حضور ﷺ کے لب پر انا لہا ہوگا

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
عدو حضور ﷺ کا آفت میں مبتلا ہوگا



میراں ولیوں کے امام

میراں ولیوں کے امام دے دو بختن کے نام
میں نے جھولی ہے پھیلائی بڑی دیر سے

کردو نظر کرم سرکار اپنے منکوں پہ اک بار
میں نے آس ہے لگائی بڑی دیر سے

دل کی کلی میں آج کھلی ہے
آپ آئے ہیں خبر ملی ہے

ذرا دھیرے دھیرے آؤ اللہ کرم فرماؤ
میں نے محفل ہے سجائی بڑی دیر سے

قلب و نظر میں نور سمایا
ایک سرور سا ذہن پہ نہچھایا

جب میراں لگے پلانے میرے ہوش لگے ٹھکانے
ایسی پی ہے میں نے مئے دنگیر سے

تم جو بناؤ بات بنے گی
دونوں جہاں میں لاج رہے گی

بچاں نظریہ کہ منکوں کی جھالی ہے ..
بھر دو کاسہ میرا چینی ہے سے

ذرا جلوہ ہمیں دکھا دو میرے دل کی کلی کھلا دو
میں نے پتا ہے سنائی بڑی دیر سے

مشکل جب بھی سر پہ آئی
تیری رحمت آٹھے آئی

جب میں نے تمہیں پکارا کام آیا تیرا سہارا
چلتا عاصی کا گزارا تیری خیر سے



فراقِ مدینہ میں دل رو رہا ہے

فراقِ مدینہ میں دل رو رہا ہے
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جا رہا ہے

چھڑا کر مدینہ میرا چین چھینا
تاکس نام تجھے سا ملا —

میری آنکھ سے چھینا طیبہ کا منظر
یہ کس بات کا تو نے بدلہ لیا ہے

دکھایا ہے دن یہ مقدر نے مجھ کو
نہ شکوہ کسی سے نہ کوئی گلہ ہے

میرے دل کے ارماں رہے دل ہی دل میں
یہی غم میرے دل کو ترپا رہا ہے

سکون تھا مجھے کوچہ مصطفیٰ ﷺ میں
وطن میں میرا سب سکون لٹ گیا ہے

نہ دنیا کی فکریں نہ غم تھا وہاں پر
یہاں آکے دل آفتوں میں پھنسا ہے

میں لفظوں میں کیسے بتا دوں کسی کو
کہ کیا کیا مجھے آج یاد آرہا ہے

پہاڑوں کی دلکش قطاروں کے جلوے
وہ منظر مجھے آج یاد آرہا ہے

انہیں چومنا ہاتھ لہرا کر پیہم
وہ لمحہ مجھے آج یاد آرہا ہے

عقیدت سے خاک مدینہ اٹھا کر
اسے چومنا آج یاد آرہا ہے

کبھی چلتے چلتے اٹھا کر تنکے
سجا لینا داڑھی میں یاد آ رہا ہے

کبھی دید سرور کی حسرت میں منبر
کو تکنا وہ چھپ چھپ کر یاد آرہا ہے

حسین و بیارکی وہ جنت کی کیاری
وہاں بیٹھنا آج یاد آرہا ہے

کبھی دیکھ کر سبز گنبد کا منظر
جھکانا نظر آج یاد آ رہا ہے

کبھی حاضری کے لئے گھر سے چل کر
کھڑے ہونا قدموں میں یاد آ رہا ہے

جاتے ہوئے جرم و عسیاں پہ اپنے
بہانا وہ اشکوں کا یاد آ رہا ہے

کبھی روتے روتے کبھی دل ہی دل میں
شنا انہیں حال یاد آ رہا ہے

مدینے سے میں دور آ کر پڑا ہوں
یہ جینا بھی کیا کوئی جینا بھلا ہے

بچھڑ کر عبید رضا تیرے در سے
پریشان ہے خوار ہے غمزدہ ہے

بلا لو عبید رضا کو بلا لو
اگرچہ نکما ہے مگر وہ تیرا ہے



اے کوئے محبوبؔ کے مسافر

اے کوئے محبوبؔ کے مسافر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

جو دل میں اتریں حسین مناظر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

نظر میں ہو جب کہ سبز گنبد
ہو جب تصور میں روح احمد
مچل مچل کر ترپ کے زائر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی جاء پر
تمہارے عشاق کہنا جا کر
مچلتے ہیں سب تمہاری خاطر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

کرم جو ان کا ہو تم پہ زائر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

یہا کے عشق کے یہ جواہر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

یہ دور دوری ہو بس حضوری
تمنا ہو یہ ہماری پوری
جو بھیجنا تم سلام آخر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ذرا سے دانے انہیں کھلا کر
ذرا سا پانی انہیں پلا کر
جو سامنے ہو حرم کے طائر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

نہ کھائے ٹھوکر تیرا اجاگر
پڑا رہے بس یہ تیرے در پر
ہو بالمقابل وہ جالیاں پھر
ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا



عشق میں تیرے کبھی کاش پگھل کر دیکھو

عشق میں تیرے کبھی کاش پگھل کر دیکھو
تیری سیرت تیرے کردار میں ڈھل کر دیکھو

عین ممکن ہے کہ سرکار (ﷺ) چلے آئیں ابھی
کچھ ترپنے کی ادا کو بدل کر دیکھو

یہی سنتے ہیں کہ ذروں میں چھپے ہیں خورشید
اپنی آنکھوں سے وہاں خود کبھی چل کر دیکھو

سر میں سودا ہے یہی دیکھوں مدینے کی بہار
دور ہو جائے آزار زیست کا چل کر دیکھو

سر سے پاؤں تک میں بنوں آنکھ شہا! دید کے وقت
اس طرح باغ مدینہ میں یوں چل کر دیکھو

روتے ہلکتے میں گروں قدموں پہ
تیرے قدموں میں ذرا بھی چل کر دیکھو

وجہ تخلیق دو عالم کے اجاگر جلوے
کبھی خوابوں کے درپچوں سے نکل کر دیکھو

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے
جانا ہمیں ضرور ہے جانا ضرور ہے

راہ مدینہ کا تو ہر کاشا بھی پھول ہے
دیوانہ باشعور ہے جانا ضرور ہے

ہوتا ہے سخت امتحاں الفت کی راہ میں
آتا ہے مگر سرور ہے جانا ضرور ہے

عشق رسول ﷺ دیکھئے حبشی بلالؓ کا
زخموں سے چور چور ہے جانا ضرور ہے

پر خار راہ پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے
اس میں بھی تو سرور ہے جانا ضرور ہے

ہمت جواب دے گئی، سرکار ﷺ! المدد
زار تھکن سے چور ہے جانا ضرور ہے

ہے دھوپ بھی کڑی اور لگی پیاس بھی بڑی
پانی کا چشمہ دور ہے جانا ضرور ہے

دیوانو! شرماء نہ تم دیوانگی میں کہ
یہ نفس کا غرور ہے جانا ضرور ہے

کیوں تھک گئے، پلٹ گئے، ہمت گئے کیوں ہار!
بندوں ہی کا قصور ہے جانا ضرور ہے

تجھ کو ڈراتی ہیں سفر کی جو صعوبتیں
یہ نفس کا فتور ہے جانا ضرور ہے

عشاق کو تو ملتی ہے غم میں بھی راحت اور
آتا بڑا سرور ہے جانا ضرور ہے

سرکار ﷺ کا مدینہ یقیناً بلاشبہ
قلب و نظر کا نور ہے جانا ضرور ہے

منظر حسین و دربار ان ﷺ کے دیار کا
ہاں دیکھنا ضرور ہے جانا ضرور ہے

دیکھوں گا جا کے گنبد خضرا کی میں بہار
روضہ وطن سے دور ہے جانا ضرور ہے

محراب و منبر آقا ﷺ کے ڈوبے ہیں نور میں
جالی بھی نور نور ہے جانا ضرور ہے

چادر تنی ہے گنبد خضرا پہ نور کی
مینار نور نور ہے جانا ضرور ہے

پر نور ہر پہاڑ تو طیبہ کی خاک کا
ہر ذرہ رشک طور ہے جانا ضرور ہے

شاہ و گدا فقیر و غنی ہر کسی کا سر
خم آپ ﷺ کے حضور ہے جانا ضرور ہے

بہتر اسی برس ہو تو جلدی بلائیے
یہ التجا حضور ﷺ ہے جانا ضرور ہے

مرضی تمہاری تم سنو مت سنو مگر
اپنی تو رٹ حضور ﷺ ہے جانا ضرور ہے

عطار قافلہ تو گیا تم بھی اٹھ چلو
منزل اگرچہ دور ہے جانا ضرور ہے

کھلا ہے سبھی کے لئے بابِ رحمت

کھلا ہے سبھی کے لئے بابِ رحمت
وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی

مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی
قطاریں لگائے کھڑے ہیں سوالی

میں پہلے پہل جب مدینے گیا تھا
تو تھی دل کی حالت تڑپ جانے والی

وہ دربارِ سچ سچ میرے سامنے تھا
ابھی تک تصور تھا جس کا خیالی

جو اک ہاتھ سے دل کو تھامے ہوئے تھا
تو تھی دوسرے ہاتھ روضہ کی جالی

دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے تو کیسے
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی

دھنی اپنی قسمت کا ہے تو وہی ہے
دیار نبی ﷺ جس نے آنکھوں سے دیکھا

مقدر ہے سچا مقدر اسی کا
نگاہ کرم جس پہ آقا ﷺ نے ڈالی

میں توصیف سرکار ﷺ کر تو رہا ہوں
مگر اپنی اوقات سے باخبر ہوں

میں بس ایک ادنیٰ ثناء خواں ہوں ان کا
کہاں میں کہاں نعتِ اقبالِ عالی



ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ (ﷺ) بلوائیں گے

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ (ﷺ) بلوائیں گے
جائیں گے جا کر انہیں (ﷺ) زخم جگر دکھلائیں گے

وہ (ﷺ) اگر چاہیں گے تو ایسی نظر فرمائیں گے
خوب روئیں گے پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھائیں گے

موت اب تو گنبد خضرا کے سائے میں ملے!
کب تک آقا (ﷺ) بد کی ٹھوکریں ہم کھائیں گے

اے خوشا تقدیر سے گر ہم کو منظوری ملی!
رکھ کے سر دہلیز پر سرکار (ﷺ) کی مرجائیں گے

روتے روتے گر پڑیں گے ان کے قدموں میں وہاں
روزِ محشر شافعِ محشر (ﷺ) نظر جب آئیں گے

خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسول اللہ (ﷺ) کے نعرے لگاتے جائیں گے

حشر میں کیسے سنبھالوں گا میں اپنے آپ کو
 آمیرے عطار آ! جب وہاں فرمائیں گے

ہائے اب کی بار بھی عطار جو زندہ بچے
 پھر دینے سے لاہور روتے روتے آئیں گے



ہو کرم سرکار ﷺ اب تو ہو گئے غم بے شمار

ہو کرم سرکار ﷺ اب تو ہو گئے غم بے شمار
جان و دل تم پہ فدا اے دو جہاں کے تاجدار

میں اکیلا اور مسائل زندگی کے بے شمار
آپ ہی کچھ کیجئے نہ اے شہِ عالی وقار ﷺ

جا رہا ہے قافلہ طیبہ مگر روتا ہوا
میں رہا جاتا ہوں تنہا اے حبیبِ کردگار ﷺ

یا رسول اللہ ﷺ! سن لیجئے میری فریاد کو
کون ہے جو کہ سنے تیرے سوا میری پکار

حال پہ میرے کرم کی اک نظر فرمائیے
دل میرا عمکین ہے اے غمزدوں کے غمگسار

کاش مل جاتی سعادت عمرے کی رمضان میں
روتے روتے گردِ کعبہ پھرتا میں پروانہ وار

یاد آتا ہے طوافِ خانہ کعبہ مجھے
اور لپٹنا ملتزم سے والہانہ بار بار

حجرِ اسود دیکھ کر ملتی نظر کو تازگی
چین پاتا دیکھ کر دل مستجاب و مستجار

یا خدا (عزوجل) دکھلا حطیم پاک میزاب و مقام
اور صفا مروہ مجھے بہر رسول ذی وقار ﷺ

قافلے والو سنو یاد آئے تو میرا سلام
عرض کرنا روتے روتے ہو سکے تو بار بار

گنبدِ خضرا کے جلوے اور وہ افطاریاں
یاد آتی ہے بہت رمضانِ طیبہ کی بہار

جلد پھر تم لو بلا اور سبز گنبد دو دکھا
حاضری کی آرزو نے کر دیا پھر بے قرار

چوم کر خاکِ مدینہ جھومتا پھرتا تھا میں
یاد آتے ہیں مدینے کے مجھے لیل و نہار

چومتا نظروں سے نورانی میناروں کو وہاں
اور کبھی میں چوم لیتا جھوم کر طیبہ کے خار

آہ! قسمت نے دیا نہ ساتھ میرا اس برس
دیکھ لیتا کاش! محراب و منبر کی بہار

جو غم فرقت میں روئے یا الہی (عزوجل) پھوٹ کر
آنکھ ایسی کر عطا مجھ کو میرے پروردگار

غم زدہ یوں نہ ہوتا عبید قادری
اس برس بھی دیکھتا گر سبز گنبد کی بہار



ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
 ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
 جس راہ چل گئے ہیں کوپے بسا دیئے ہیں

جب آگنی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں
 جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
 تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کواٹھتے ہوں گے
 اب تو غنی علیہ السلام کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اللہ عزوجل کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
 رورو کے مصطفیٰ علیہ السلام نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم علیہ السلام سے گر قطرہ کسی نے مانگا
 دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
 جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

بھیک عطا اے نبی (ﷺ) محتشم ہو

بھیک عطا اے نبی محتشم ہو
میرے آقاؐ نگاہ کرم ہو
دید کا طلبگار آقاؐ ہوں اگرچہ گنہگار آقاؐ
اک جھلک اپنی سرکھ آقاؐ لب دکھا دو میں اک بد

آقاؐ اس گنہگار پر بھی کرم ہو، میرے آقاؐ نگاہ کرم ہو
ہے یقین غرض میری سنو گے لاج لچپال میری رکھو گے

رحمتیں خاص اپنی کرو گے آج دامن میرا بھی بھرو گے
یا نبیؐ تاجدارِ حرم ہو، میرے آقاؐ نگاہ کرم ہو

رب (عزوجل) نے سب کچھ تجھے دے دیا ہے
سب خزانوں کا مالک تجھی کو کیا ہے

جس کسی کو ملا جو ہے میرے داتا تیری ہی عطا ہے
سب بھکاری، فقط شاہِ تم ہو، میرے آقاؐ نگاہ کرم ہو

چھوٹ جائے گناہوں کی عادت
رب (عزوجل) کی دل سے کروں میں عبادت

ایسی کر دے نظر عنایت بس تیرے غم میں ماہ رسالت
دل تڑپتا رہے آنکھ نم ہو، میرے آقا نگاہ کرم ہو

ہے تمنا میری میرے دلبر دیکھ لوں کاش ہر سال آ کر
تیری مسجد کے محراب و منبر اور روضہ کا پر کیف منظر

پھر یہاں حال پچشم نم ہو میرے آقا نگاہ کرم ہو
یاد آتا ہے مجھ کو وہ منظر جب چلا تھا مدینے سے دلبر

مضطرب قلب تھا آنکھ تھی تراں گھڑی عرض یہ تھی نبی پر
بار بار آؤں ایسا کرم ہو، میرے آقا نگاہ کرم ہو

عرض کرتا صید رضا ہے، تیرے درگاہ ادنی گدا ہے
مشکلوں میں شہا یہ گمراہ ہے اس کو کافی تیرا آسرا ہے



اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی
یا رسول اللہ (ﷺ)

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ
شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ

میرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا
میں قربان تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ

شہید دعوت اسلامی سجاد و احد آقا
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ

یہی ہے جرم میرا سنتوں کا ادنیٰ خادم ہوں
ہے میں نے سنتوں سے لو لگائی یا رسول اللہ

بہر صورت مجھے مرنا پڑے گا پر سعادت ہے
شہادت راہ سنت میں جو پائی یا رسول اللہ

حقوق اپنے کئے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگرچہ مجھ پہ گولی ہو چلائی یا رسول اللہ

ہدایت دشمنوں کو یا نبی ﷺ ایسی عطا کر دو
یہ بن جائیں مرے اسلامی بھائی یا رسول اللہ

تمنا ہے مرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو
انہیں دونوں جہاں کی تم ﷺ بھلائی یا رسول اللہ

کسی صورت بھٹک سکتا نہیں میں راہ سنت سے
مجھے حاصل ہے تیری ﷺ رہنمائی یا رسول اللہ

اگرچہ لاکھ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی
کسی سے کیوں ڈرے تیرا فدائی یا رسول اللہ

اگرچہ جان جائے خدمت سنت نہ چھوڑوں گا
شہا ﷺ کرتے رہیں، مشکل کشائی یا رسول اللہ

شہا ﷺ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی
دہائی یا رسول اللہ ﷺ دہائی یا رسول اللہ

حفاظت دشمنوں سے آپ ہی فرمائیے آقا
کہ مجھ کمزور پر کی ہے چڑھائی یا رسول اللہ

مقابل دشمن اسلام کے ایسا بناؤ گویا!
کوئی دیوار، ہو سیسہ پلائی یا رسول اللہؐ

اندھیری قبر سے شاہ مدینہ علیہ السلام خوف آتا ہے
نظر رحمت پہ ہے میں نے جمائی یا رسول اللہؐ

تمنا ہے تیرے علیہ السلام عطار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہؐ



نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کچھ کام
لہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا



اذن مل جائے گرمیہ کا

اذن مل جائے گرمیہ کا
کام بن جائے گا کینے کا

جا کے ان (ﷺ) کو دکھاؤں گا میں تو
زخم دل اور داغ سینے کا

قلب عاشق دھڑک اٹھا اک دم
ذکر جب چھڑ گیا مدینے کا

میری آنکھوں سے اشک جاری ہوئے
جب چلا قافلہ مدینے کا!

اس کی قسمت پہ رشک آتا ہے
جو مسافر ہو مدینے کا

سب کو آتا (ﷺ) بلائیں گے اک دن
اذن مل جائے گا مدینے کا

ہو غم مصطفیٰ (ﷺ) عطا یا رب (عز و جل)
درد بڑھتا رہے مدینے کا

نزع میں قبر میں قیامت میں
تم (ﷺ) ہی رکھنا بھرم کہینے کا

درد رنج و الم ہوں دنیا کے
ہم کو مل جائے غم مدینے کا
☆

خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

روزِ ازل جو چکا تھا نور
محشر میں ہو گا اس کا ظہور

اول سے آخر ان ہی کا نام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

جن و ملائک تیرے غلام
سب سے سوا ہے تیرا مقام

یاسین و اللہ تیرے ہی نام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

جود و سخا کا پرچم تو ہی
زخمِ جہاں کا مرہم تو ہی

مشکل کشائی تیرا ہی کام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

عرش بریں تک چہ چا تیرا
شمس و قمر ہیں صدقہ تیرا

اے ماہ کامل حسن تمام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

اے جانِ جانان جانِ جہاں ﷺ
شاداں کہ تم ہو شاو شہاں ﷺ

نازاں کہ ہم ہیں ادنیٰ غلام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

سب کو میسر ہو یہ مقام
پہنچیں مدینے بن کر غلام

پڑھتے درود اور پڑھتے سلام
خیرالبشر ﷺ پر لاکھوں سلام

تیری ثناء ہے میرا نصیب
قربان تم پر ہو جانِ ادیب

تم پر تصدقِ عالمِ تمام
خیر البشر ﷺ پر لاکھوں سلام
☆

مرادوں پاک ہوسرکار (ﷺ) دنیا کی محبت سے

مرادوں پاک ہوسرکار (ﷺ) دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش آقا مال و دولت سے

مدینے سے اگرچہ دور ہوں تیری مشیت سے
ترپنے کی سعادت دے الہی ہجر و فرقت سے

نہ لندن کی نہ امریکہ نہ پیرس کی سیاحت سے
سکون قلب ملتا ہے مدینے کی زیارت سے

خدا حافظ مدینے کے مسافر جا خدا حافظ
چلیں گے سوئے طیبہ ہم بھی اک دن ان کی رحمت سے

خدا کی تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں زائر طیبہ!
سلام شوق کہہ دینا مرا ماورسالت (ﷺ) سے

شہنشاہ مدینہ اس کو بھی سینے لگاتے ہیں
جسے سب لوگ ٹھکراتے ہیں نفرت سے حکایت سے

تمہاری نعلِ اقدس ہی ہمارا تاجِ عزت ہے
ہمارا واسطہ کیا تاجِ شاہی سے حکومت سے

جگر پیاسا زباں سوکھی، نذاں پھانسی ہمار آئے
دل پر مردہ کھل اٹھے ترے جلووں کی نزہت سے

گناہوں کی میں چادر تان کر دن رات سوتا ہوں
جگا دو یا رسول اللہؐ مجھ کو خوابِ غفلت سے

میرا سارا وجود افسوس لتھڑا ہے گناہوں سے
مجھے اب پاک کر دیجئے گناہوں کی نحوست سے

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

کرم کر دے، بھرم رکھ لے، کھلا ہے دفترِ اعمال
گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری امت سے

نہ نامہ میں عبادت ہے نہ پلے کچھ ریاضت ہے
الہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے

الہی! واسطہ دیتا ہوں میں بیٹھے مدینے کا
پچانا تو مجھے دونوں جہاں کی ہر مصیبت سے

مسلمان عید میلاد النبی ﷺ پر شاد ہوتے ہیں
فقط جڑتا ہے تو شیطان ہی جشنِ واادت سے

بے گی رحمتوں کی جس گھڑی خیرات محشر میں
شہا (ﷺ)! محروم مت رکھنا مجھے اپنی شفاعت سے

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول
کسی سنی کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے

اجالا ہی اجالا ہوگا ابن کی قبر میں عطار
ہو جس کا دل منور الفتِ مہر رسالت سے

کرم سے خلد میں عطار جس دم جارہے ہوں گے
شیاطین دیکھتے ہوں گے بھی مڑ مڑ کے حسرت سے



دل درد سے بسکل کی طرح لوٹ رہا ہو

دل درد سے بسکل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

گر وقت اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو

دیکھا نہیں مجھ میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترک ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل ان پہ فدا جان حسن ان پہ فدا ہو

تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

تیری رحمت یہ شب گھڑی لائی
تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

میرے گلشن پہ پھر بہار آئی
تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)
شکر میں جھک گیا ہے سر میرا
تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

دردِ فرقت سے دل نیرا مضطرب
ہو رہا تھا مگر میرے دلبر
دردِ دوری یہ تو نے فرمائی
تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

پھنس گیا جب غموں کے چنگل میں
جب دھنسا مشکوں کی دلدل میں
فورا امداد تو نے فرمائی
تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

چار جانب تھے میرے رنج و الم
 پر کرم سے تیرے شاہ ام (ﷺ)
 بات بگڑی ہوئی تھی بن آئی
 تیرے قرباں جیہی یا مولائی (ﷺ)

.. اشک ہوتے ہیں آنکھ سے جاری
 رنج ہوتا ہے روح پر طاری
 یاد طیبہ کی جب تڑپائی
 تیرے قرباں جیہی یا مولائی (ﷺ)

یا نبی (ﷺ) دید ہوگی کب تیری
 اک مدت سے آنکھ ہے میری
 تیرے دیدار کی تمنائی
 تیرے قرباں جیہی یا مولائی (ﷺ)

یا سمین میں نہ وہ سمن میں ہے
 نہ جناں کے حسین چمن میں ہے
 دشت طیبہ میں جو ہے رعنائی
 تیرے قرباں جیہی یا مولائی (ﷺ)

یہ شجر یہ حجر یہ شام و سحر
 جگمگاتے ستارے شمس و قمر
 تیرے دم سے ہے ان میں رعنائی
 تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

کوئی تجھ سا نہیں ہوا واللہ
 تیرے تلووں کا دیکھ کر جلوہ
 ماہ و مہر کی ضیاء بھی شرمائی
 تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

تیرے دربارِ نور میں آقا (ﷺ)
 لاؤ کر سر پہ بھار عصیاں کا
 آگیا پھر یہ تیرا شیدائی
 تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

نہ عبادت خشوع سے ہوتی ہے
 نہ ندامت سے آنکھ روتی ہے
 سخت ہے دل کرم اے آقائی (ﷺ)
 تیرے قرباں حبیبی یا مولائی (ﷺ)

دے دو سوز جگر مجھے دلبر (ﷺ)
 چاک سینہ دو ' دے دو چشم تر
 تیرے غم کا ہوں میں تمنائی
 تیرے قرباں جیسی یا مولائی (ﷺ)

.. ہے عبید رضا کا یہ ارماں
 تیرے قدموں میں اس کی نکلے جاں
 تو بھی سرکار (ﷺ) ہو تماشاں
 تیرے قرباں جیسی یا مولائی (ﷺ)

کاش! حسرت یہ دل کی پوری ہو
 کہ کہیں لوگ عبید نے دیکھو
 بہر مدفن بقیع میں جا پائی
 تیرے قرباں جیسی یا مولائی (ﷺ)



ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
مہکی مہکی فضا مدینے کی

آرزو ہے خدا (عزوجل) مدینے کی
مجھ کو گلیاں دکھا مدینے کی

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی پر
دھوپ بھی دربا مدینے کی

پھول تو پھول خار بھی دل کش
پتیاں دربا مدینے کی

ذره ذره وہاں کا نورانی!
ہے منور فضا مدینے کی!

غمزدہ آنکھ کھول کے دیکھو
چھا گئی ہے گھٹا مدینے کی

کیوں ہو مایوس اے مریضو تم
لے لو خاکِ شفا مدینے کی

بھائی طالبِ بقیع ہوں میں
مجھ کو دے دو دعا مدینے کی

رات دن یہ تمہارے (ﷺ) دیوانے
مانگتے ہیں دعا مدینے کی

جا کے عطار پھر مدینے میں
رحمتیں لوٹا مدینے کی

آہ عطار بن گیا انسان
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی



جس در سے غلاموں کے حالات بدلتے ہیں

جس در سے غلاموں کے حالات بدلتے ہیں
آؤ اسی آقا ﷺ کے دربار میں چلتے ہیں

یہ اپنا عقیدہ ہے، جائیں گے وہ جنت میں
سرکارِ ﷺ کی سیرت کے سانچے میں جوڑھلتے ہیں

لہ بلا لیجئے دکھ درد کے ماروں کو
طیبہ کی زیارت کو ارمان مچلتے ہیں

ہوتا ہے کرم جن پر سلطانِ مدینہ ﷺ کا
طوفان کی موجوں سے بے خوف نکلتے ہیں

تو ادنیٰ گدا بن جا سرکار کی چوکھٹ کا
سب شاہ و گدا جن کی خیرات پہ پلتے ہیں

کہتا ہوں معین اس دم میں نعتِ شہِ والا
جذبات مرنے جس دم اشعار میں ڈھلتے ہیں

چل چل چل مدینے جلدی چل

چل چل چل مدینے جلدی چل
دیوانوں کے دل کی صدا

ہر وقت یہی ہر پل
چل چل چل مدینے جلدی چل

باغ خلد بریں سے پیاری
ان کی گلیوں پہ میں داری

نور کی بارش ہر دم ہر سو
رحمت ہے ہر پل
چل چل چل مدینے جلدی چل

پائیں گے ہر ایک قدم پر
نیکی ہی نیکی دیوانے

ان کے در پہ حاضر ہونے
آؤ چلیں پیدل
چل چل چل مدینے جلدی چل

کیسا ہی بیمار ہو کوئی
جا کے جگائے قسمت سوئی

پانا ہے جو تجھ کو شفا تو
تو خاک مدینہ مل
چل چل چل مدینے جلدی چل

لندن پیرس امریکہ کی
دل سے نکال تمنا بھائی

دل میں بسا تو پیارا مدینہ
اپنی سوچ بدل
چل چل چل مدینے جلدی چل

میراں، خواجہ، داتا، باہو
پھیلی ہے ہر سو ان کی خوشبو

دل سے پکارے گا جو ان کو
ہوں گے مسائل حل
چل چل چل مدینے جلدی چل

طیبہ کے دن رات منور
چوموں آنکھوں سے میں سرور

آپ کے در پہ جاں نکلے
آج نہیں تو کل
چل چل چل مدینے جلدی چل



مجھ کو دکھا دو جلوہ آقا ﷺ مدینے والے

مجھ کو دکھا دو جلوہ آقا ﷺ مدینے والے
میں ہوں تمہارا شیدا آقا ﷺ مدینے والے

فرقت کا غم مٹا دو روضہ پہ اب بلالو
بے تاب دل ہے میرا آقا ﷺ مدینے والے

میری یہ التجا ہے جب وقت ہو نزع کا
ہو آپ کا سہارا آقا ﷺ مدینے والے

طوفانِ معصیت کو آنے لگا پسینہ
عاصی نے جب پکارا آقا ﷺ مدینے والے

کشتی میری بھنور میں سرکار ﷺ آ گئی ہے
دے دو مجھے سہارا آقا ﷺ مدینے والے

حق کی قسم وہ جنت پائے گا حشر کے دن
جو ہے تمہارا شیدا آقا ﷺ مدینے والے

یا نبی ﷺ بس مدینے کا غم چاہیے

یا نبی ﷺ بس مدینے کا غم چاہیے
اور کچھ نہ خدا (عزوجل) کی قسم چاہیے

میرا سینہ مدینے بنا دیتے
چاک قلب و جگر چشم نم چاہیے

بس مدینے کی یادوں میں کھویا رہوں
فکر ایسی شر محترم (ﷺ) چاہیے

بس ترے (ﷺ) غم میں ہر دم میں روتا رہوں
ایسا غم تاجدارِ حرم (ﷺ) چاہیے

تاج شاہی نہ دو، بادشاہی نہ دو
بس تمہاری نگاہِ کرم چاہیے

میرے جینے کا سامان ہے بس یہی
تیرا لطف و کرم دم بدم چاہیے

آتش شوق ہر دم بھڑکتی رہے
مجھ کو غم یا نبی ﷺ تیرا غم چاہیے

جاں بلب کے سرہانے چلے آئے
جام دیدارِ شاہِ حرم ﷺ چاہیے

تیرے قدموں میں موت تیرے قدموں میں موت
اے شہنشاہِ عرب و عجم ﷺ چاہیے

دے دو آقا (ﷺ) ! بقیعِ مبارک مجھے
معرفت کی تمہارے کرم سے مجھے

سارے دیوانے آقا (ﷺ) مدینے چلیں
اذنِ طیبہ کا شاہِ ام (ﷺ) چاہیے

تیرا سرکار (ﷺ) ہوں گرچہ بدکار ہوں
تیری رحمت مجھے ہر قدم چاہیے

چھوڑیں عاداتِ بد بھائیو! موت کا
کچھ خیال آپ کو کم از کم چاہیے

جو بھی عطار کا پڑھ لے آقا (ﷺ) ! کلام
وہ تڑپ اٹھے ایسا قلم چاہیے

گر وہ فرمائیں عطار کیا چاہیے؟
میں کہوں گا ”مدینے کا غم“ چاہیے



یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل
زار کوئے جٹاں آہستہ چل
دیکھ آیا ہے یہاں آہستہ چل

جیسے جی چاہے جہاں میں گھوم پھر
یہ مدینہ ہے یہاں آہستہ چل

نقش پائے سرور کونین کی
ہر طرف ہے کہکشاں آہستہ چل

حاضری میں ہیں ملک ستر جزا
قدسیوں کے درمیاں آہستہ چل

بارگاہِ ناز میں آہستہ بول
ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

در پہ آیا ہوں بڑی مدت کے بعد
انے میری عمر رواں آہستہ چل

جالوں کے سامنے جلدی نہ کر
وہ ہیں نازش مہرباں آہستہ چل

میری الفت مدینے سے یونہی نہیں

میری الفت مدینے سے یونہی نہیں
میرے آقا ﷺ کا روضہ مدینے میں ہے

میں مدینے کی جانب نہ کیسے کھچوں
میرا تو دین و دنیا مدینے میں ہے

سرورِ دو جہاں سے دعا ہے میری
ہو نصیب چشم تر التجا ہے میری

اُن کی فہرست میں میرا بھی نام ہو
جن کا روز آنا جانا مدینے میں ہے

پھر مجھے موت سے کوئی خطرہ نہیں
موت کیا زندگی کی بھی پرواہ نہیں

کاش سرکار ﷺ اک بار مجھ سے کہیں
اب تیرا جینا مرنا مدینے میں ہے

عرش اعظم سے اونچی بڑی شان ہے
روضہ مصطفیٰ ﷺ جس کی پہچان ہے

جس کا ہم پلہ کوئی محلہ نہیں
ایک ایسا محلہ مدینے میں ہے

جب نظر سوئے طیبہ روانہ ہوئی
ساتھ دل بھی گیا ساتھ جاں بھی گئی

میں منیر اب رہوں یہاں بس لئے
میرا سارا اثاثہ مدینے میں ہے



یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے

جب تک مدینے سے اشارے نہیں ہوتے
 روشن کبھی قصہ ت کے تارے نہیں ہوتے

۱۔ امان و نجات میں ہیں خونِ پیما
سہارا عیسیٰؑ اور آپ ﷺ ۔ یہی ہوتے

ملتی نہ اگر بھیک حضور ﷺ آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منکوں کے گزارے نہیں ہوتے

بے دام ہی بک جائے بازار نبی ﷺ میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر کلڑے تمہارے نہیں ہوتے

یہ نسبت سرکار ﷺ کا اعجاز ہے ورنہ
طوفاں سے نمودار کنارے نہیں ہوتے

خالد یہ تصدق ہے فقط نعت کا ورنہ
محشر میں تیرے وارے نیارے نہیں ہوتے



اے مدینے کے تاجدار ﷺ سلام

اے مدینے کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام

تیری اک اک ادا پہ اے پیارے
سو دنیا و دیں فدا ہزار سلام

رب سلم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہو نثار سلام

میرے پیارے پر میرے آقا ﷺ پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر
بھجج اے میرے پروردگار سلام

اس پناہ گناہگاراں پر
ہو سلام اور کروڑا بار سلام

اس جواب سلام کے صدقے
تا قیامت ہوں بے شمار سلام

ان کی محفل میں ساتھ لے جائیں
حسرت جان بے قرار سلام

پردہ میرا نہ فاش ہشر میں ہو
اے مرے حق کے راز دار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام



سرکار علیہ السلام جیہا سوہنا آیا اے نہ آنا اے

سرکار علیہ السلام جیا سوہنا آیا اے نہ آنا اے
نہ رب نے بنانا اے نہ رب نے بنانا اے

جی کر دا اے مرجاواں جس دن دا اے سنیا اے
وج قبر دے آقا علیہ السلام نے دیدار کرانا اے

دیکھو جی ہر اک شے تے پیا نور برس دا اے
لگدا اے ہمیں اتھے سرکار علیہ السلام نے آنا اے

انگلی نوں اٹھاندے نہیں نالے جن نوں ہلانڈے نے
سوں رب دی اے جن فلکی آقا دا کھڈو نا اے

کوئی سڑا دا اے سڑ جاوے کوئی مر دا اے مرجاوے
سنیاں نے تے گج وج کے میلاد منانا اے

بن جانی اے گل تیری دیکھیں حشر دے دن یارا
سنیاں نوں جدوں آقا علیہ السلام ہوتے گل نال لانا اے

سہارا چاہیے سرکار ﷺ

سہارا چاہیے سرکار ﷺ زندگی کے لئے
تڑپ رہا ہوں مدینے کی حاضری کے لئے

حضور ﷺ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

نصیب والوں میں میرا بھی نام ہو جائے
جو زندگی کی مدینے میں شام ہو جائے

میں شاد شاد مروں گا اگر دم آخر
زباں پہ جاری محمد ﷺ کا نام ہو جائے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

ادھر بھی اک نگاہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

میں قاتل آپؐ کے روئے کا ہوں وہ قاتل طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے

مدینے جاؤں دوبارہ پھر آؤں پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

بلاؤ جلد مدینے میں ہے امیر کو خوف
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

تمہاری نعت پڑھوں میں سنوں لکھوں ہر دم
یہ زندگی میری یونہی تمام ہو جائے

میری نماز جنازہ کی یوں امامت ہو
کہ دو جہان کے آقا ﷺ امام ہو جائیں

پیارے رضا و ضیا نے پیا جو مرشد نے
عطا مجھے بھی شہا ایسا جام ہو جائے

الہی (عزوجل) مدد کر مدد کی گھڑی ہے

الہی (عزوجل) مدد کر مدد کی گھڑی ہے
گناہوں کے دریا میں کشتی پھنسی ہے

میرے تن پہ غفات لی چادر یزنی —
خست گناہوں لی چھائی ہوئی —

یہی بات ہم نے بڑوں سے سنی ہے
نہ ہو بندگی گر تو کیا زندگی ہے

اے ابرکرم آ برس جا برس جا
عجب آگ عصیاں کی مجھ میں لگی ہے

نہیں پاس حسنِ عمل میرے مولیٰ
نظر میری تیرے کرم پر لگی ہے

عبید رضا نیکیوں سے ہے خالی
گناہوں میں حاصل اسے برتری ہے

آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

پیغام صبا رات سے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہر آہ نئی عرش پہ یہ آہ کی قسمت
ہر اشک پہ اک خلد ہے ہر اشک کی قیمت
تحفہ یہ ملا ہے مجھے سرکار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پہ ثار جان فلاح و ظفر ہے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکرے یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے
ہم کو اپنے سہائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر در پہر کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

کعبے کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تمام نے جس نے اذیت لدر ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ان چو درود جن کو ہجر کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے
ان پر درود جن کو کس بے کسان کہے
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
 یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے
 پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام
 خوبی انہی کی جوت سے شمس و قمر کی ہے
 سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
 تملیک انہی کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام
 بلجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے
 شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
 راحت انہی کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے
 پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام
 مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے
 سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
 یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام
 ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کروفر کی ہے
 اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام
 یہ گرد ہی سرمایہ سب اہل نظر کی ہے
 پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

بھاتی نہیں ہدم مجھے جنت کی جوانی
 سنتا نہیں زاہد سے میں حوروں کی کہانی
 الفت ہے مجھے سایہ دیوار نبی سے
 پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
 سرد اس کی آب و تاب سے آتش ستر کی ہے
 جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
 شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو
 سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے
 پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
 پیش خبر کیا مجھے حاجتِ خبر کی ہے
 آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے۔ عنا
 مشتاق طبع لذت سوز جگہ ملی ہے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے
 پیغامِ صبا الی ہے گلزارِ نبی ﷺ سے

بھینی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
 کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
 کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
 چھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
 کشتِ امل پڑی ہے یہ بارش کدھر کی ہے
 پیغامِ صبا لائی ہے گلزارِ نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے

ہم جانیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
 سوچا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے
 ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
 ہم پر غبار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

کالک جبیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

برسا کے جانے والوں پہ گوہر کہاں ہمار
ابر کرم سے عرض یہ سیلاب زر کی ہے
آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے عظیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھبہ کدھر کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
داروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہ جانفزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

ہر آہ گئی عرش پہ یہ آہ کی قسمت
ہر اشک پہ اک خلد ہے ہر اشک کی قیمت
تحفہ یہ ملا ہے مجھے سرکار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

گھڑیاں گئی ہیں برسوں یہ شب گھڑی پھری
مر کر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سر کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زارو
کرسی سے اونچی کرسی اس پاک در کی ہے
سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں
جھڑمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درود کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بیکی تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلایاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہِ رحمتِ عام تر کی ہے

معصومان! ہے عمر میں صرف ایک بار
حاضری پڑے ہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
زندہ رہیں تو حاضری بارگاہِ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے
پیغامِ صبا لائی ہے گلزارِ نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے

کیوں تاجدار و خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہد و
مکہ نہیں جانچ جہاں خیر و شر کی ہے
کعبہ ہے بیشک انجمن آرا دلہن مکہ
ساری بہار دہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے

کعبہ دلہن ہے ربیت اطہر نئی دلہن
یہ رشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے
دونوں بنیں بجلی انیلی بنی مگر
جوپی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

اتنا عجب بلندی جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے
عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیرہ ترے بام و در کی ہے
وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی بارات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے سر کی ہے

پیغام صبا لائی ہے گلزار نبی ﷺ سے
آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی ﷺ سے

اف بے حیا یاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو در گزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ نکوں
کیا پرش اور جا بھی سک بے ہنر کی ہے
مجرم بلائیں آئیں ہیں جاؤ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو سفر تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
لب داہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

جنت نہ دیں نہ دیں تری رویت ہو خیر سے
 اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و برکی ہے
 شربت نہ دیں نہ دیں کریں بات لطف سے
 یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

سُکلی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دیے ہو
 یہ آبرو رضا تیرے دامنِ تر کی ہے
 پیغامِ صبا لائی ہے گلزارِ نبی ﷺ سے
 آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے



چاہت رسول ﷺ کی

کیونکر نہ میرے دل میں ہو الفت رسول ﷺ کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول ﷺ کی

چلتا ہوں میں بھی قافلے والو رکو ذرا
ملنے دو مجھے بھی اجازت رسول ﷺ کی

پوچھیں جو دین و ایمان نکیرین قبر میں
اس وقت میرے لب پہ ہو مدحت رسول ﷺ کی

قبر میں سرکار ﷺ آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں

اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں سے دربا کے واسطے

تڑپا کے ان کے قدموں میں مجھ کو گرا دے شوق
جس وقت ہو لحد میں زیارت رسول ﷺ کی

سرکار ﷺ نے بلا کے مدینہ دکھا دیا!
ہوگی نصیب مجھ کو شفاعت رسول ﷺ کی

یا رب دکھا دے آج کی شب جلوہ حبیب ﷺ
اک بار تو عطا ہو زیارت رسول ﷺ کی

جنت تو ان کے صدقے میں مل جائے گی مگر
اے کاش ہو نصیب رفاقت رسول ﷺ کی

تو ہے غلام ان کا عبید رضا تیرے
محشر میں ہوگی ساتھ حمایت رسول ﷺ کی



دھوم مچا دو آمد کی آگے سرکار ﷺ

دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگے سرکار ﷺ بولو آگے سرکار ﷺ

مچی ہے دھوم پیبر کی آمد آمد ہے
حبیب رب اکبر کی آمد آمد ہے
یہ کس شہنشاہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہر والا کی آمد آمد ہے
دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگے سرکار ﷺ بولو آگے سرکار ﷺ

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں
رسل انہی کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
آگے سرکار ﷺ بولو آگے سرکار ﷺ

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
 یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں
 انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
 انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
 دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
 آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
 کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
 رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
 کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں
 دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
 آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ

سنو گے ”لا“ نہ زبانِ کریم سے نوری
 یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں
 دھوم مچا دو مچا دو دھوم مچا دو آمد کی
 آگئے سرکار ﷺ بولو آگئے سرکار ﷺ



دم بدم اللہ (عزوجل) ہو

اللہ (عزوجل) ہو دم بدم اللہ (عزوجل) ہو
 ہر جگہ ہر گھڑی ہر قدم اللہ (عزوجل) ہو
 لمحہ لمحہ بسر ہو ترے ذکر میں
 زندگی کا سفر ہو ترے ذکر میں
 بس زباں نغمہ گر ہو ترے ذکر میں
 دل میں روشن ہو شمع حرم اللہ (عزوجل) ہو

ہر کلی ہر ثمر لہلہاتے شجر
 چاندنی کھکشاں نوری شمس و قمر
 یہ زمیں یہ فلک بلکہ ہر خشک و تر
 کر رہے ہیں ثناء سب بہم اللہ (عزوجل) ہو

عظمتوں رفعتوں کے نشاں تیرے ہیں
 اے خدا (عزوجل) یہ زمیں آسماں تیرے ہیں
 گونجتی ہے ثناء از زمیں تا فلک
 ورد جاری ترا از زمیں تا فلک

مل گئی ہر بلا از زمیں تا فلک
جب کہا کھل گئے پیچ و خم اللہ (عزوجل) ہو

اس کی قدرت کرن در کرن در کرن
اس کی نکبت چمن در چمن در چمن
اس کی مدحت یون در یون در یون
لکھ اجاگر قلم بہ قلم اللہ (عزوجل) ہو

استخارہ کب، کیوں اور کیسے کرنا چاہیے

استخارہ اور مشورہ

مولف: صوفی محمد ندیم محمدی

ہدیہ: 100 روپے

روزہ مرہ زندگی سے متعلق قرآن کی آیات کی عام فہم تشریح
جس کا مطالعہ آپ کی زندگی میں نمایاں تبدیلی کا سبب بن سکتا ہے

احکامات قرآن

اور
کامیاب زندگی

مولف: ڈاکٹر ابوعلی ارسلان ہدیہ: 200 روپے

روبی پبلی کیشنز

دکان نمبر 13 - الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37243301 موبائل: 0300-4213406

عملیات و وظائف کی نایاب کتابیں

مغرب عملیات و تعویذات
المعروف

اعمالِ قادری

پرتا شیر عملیات و تعویذات
المعروف

اعمالِ فقیری

عملیات و تعویذات پر مشتمل

اعمالِ درویشی

ہدیہ فی کتاب

180/- روپے

مؤلف

صوفی محمد ندیم محمدی

روبی پبلی کیشنز

دکان نمبر 13 - الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37243301 موبائل: 0300-4213406

عملیات و وظائف کی نایاب کتابیں

آسان و مجرب عملیات
المعروف

اعمال قلندری

آسان و مجرب عملیات
المعروف

اعمال صوفی

آسان و مجرب عملیات
المعروف

اعمال اویسی

ہدیہ فی کتاب

180/- روپے

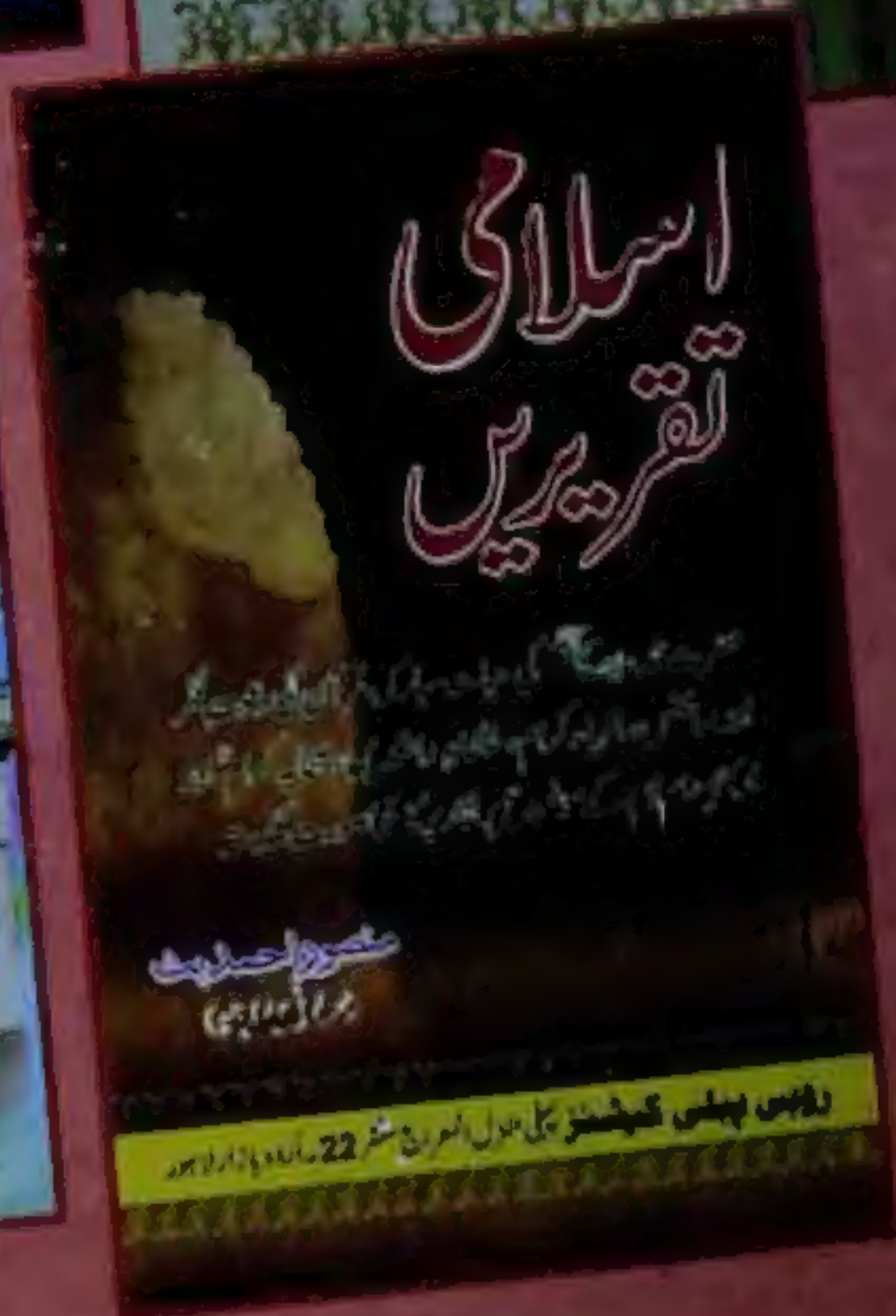
مؤلف

صوفی محمد ندیم محمدی

روبی پبلی کیشنز

دکان نمبر 13 - الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37243301 موبائل: 0300-4213406



روبی پبلی کیشنز

پبلی کیشنز پبلی کیشنز 22 - اردو بازار لاہور فون: 7243301